علامہ سید عنایت اللہ شاہ بخاریؒ کا ایک بلند پایہ خطاب

جو اُن کی عالمانہ بصیرت‘ بلند نظری اور غلبہ و اقامت دین کی جدوجہد کے ساتھ ان کی ذہنی و جذباتی وابستگی کا آئینہ دار ہے

۲۱/ مئی ۹۹ء کو سربراہ جمعیت اشاعت التوحید السنہ پاکستان‘ شیخ التفسیر و الحدیث حضرت مولانا سید عنایت اللہ شاہ صاحب بخاری کے انتقال پُرملال کی خبر صبح ٹی وی / ریڈیو پر سنی گئی‘ اِناللہ واِنااِلیہ راجعون۔ حضرت شاہ صاحب ایک طویل عرصے سے صاحب فراش تھے۔ آپ نے سو سال سے زائد عمر پائی۔ اللّٰھم اغفرلہ وارحمہ وادخلہ فی رحمتک وحاسبہ حسابًا یسیراً

علامہ بخاری صاحبؒ کا شمار برصغیر کے ممتاز عالم دین اور فقیہ وقت علامہ انور شاہ کاشمیری کے نامور تلامذہ میں ہوتا ہے۔ دینی تعلیم سے فراغت کے بعد آپ نے دولت نگر میں درس و تدریس کا سلسلہ شروع کیا اور بعد ازاں گجرات تشریف لے آئے۔ آپ نے مولانا حسین علی صاحبؒ واں بھچراں والے سے دورۂ قرآن کے ضمن میں کسب فیض کیا اور ان کے طرز تبلیغ کو اختیار کرتے ہوئے قرآن و سنت کی تعلیم کے فروغ اور دعوت توحید کو اپنی زندگی کا مشن بنالیا اور نصف صدی سے زائد عرصہ تک بھرپور انداز میں دعوتی و تبلیغی مساعی جاری رکھیں۔ مشرکانہ رسوم و رواج اور بدعات کے خلاف حضرت شاہ صاحب کا جہاد بھی ان کے کارنامۂ حیات کا ایک روشن باب ہے۔ حضرت شاہ صاحبؒ کے وصال سے رشد و ہدایت کا ایک روشن چراغ گل ہوگیا۔ ہماری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کی دینی خدمات کو شرف قبول عطا فرماتے ہوئے ان کے درجات بلند فرمائے اور تعلیم قرآن و سنت اور دعوتِ توحید کا یہ سلسلہ رشد و ہدایت ان کے بعد بھی ان کے جانشینوں کے ذریعے جاری رہے اور ان کے لئے صدقۂ جاریہ بن کر ان کے درجات میں بلندی کا ذریعہ بنتا رہے۔ (آمین)

حضرت شاہ صاحبؒ تنظیم اسلامی ڈاکٹر اسرار احمد کے ساتھ خصوصی شفقت فرماتے اور غلبہ و اقامت دین کے لئے ان کی جدوجہد کی کھلی حمایت و تائید فرماتے تھے۔ اس امر کا اندازہ اس خطبۂ صدارت سے ہوتا ہے جو ۱۵/ ستمبر ۸۴ء کو حضرت شاہ صاحب نے توحید کانفرنس عالی مسجد ملتان روڈ لاہور میں ارشاد فرمایا۔ اس کانفرنس میں امیر تنظیم اسلامی نے شاہ صاحبؒ کی موجودگی میں ”توحید عملی کا اقامت دین سے ربط و تعلق“ کے موضوع پر مفصل خطاب فرمایا جو پونے دو گھنٹے پر محیط تھا۔ حضرت شاہ صاحب نے اپنے خطبۂ صدارت میں امیر محترم کے خطاب کے حوالے سے اپنے تاثرات کا اظہار کرتے ہوئے فرمایا:

”بزرگو! بھائیو! عزیزو! ہمارے محترم و مکرم جناب ڈاکٹر اسرار احمد نے ماشاء اللہ‘ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے جس خوبی‘ اخلاص اور سوز اور درد دل سے توحید فی العمل یا توحید فی الطلب کو مفصل اور پورے اجزاء کے ساتھ بیان فرمایا ہے اور پھر الحمدللہ کتاب و سنت کے پورے حوالے سے اور صحیح تشریح سے آپ حضرات تک فصل الخطاب کے ساتھ پیغام حق پہنچایا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اِسے قبول کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ میرا یہ پہلا موقع ہے کہ میں نے جناب محترم کی تقریر سنی ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کی عمر میں برکت دے۔ اللہ تعالیٰ دینِ حق پر‘ دین قیم پر‘ دین خالص پر جناب مکرم کو استقامت اور اخلاص کی نعمت نصیب فرمائے اور جس ولولے‘ جس جذبے‘ جس محنت کے ساتھ یہ رضائے الٰہی کو مقصود بنائے ہوئے دعوتِ حق کا کام کر رہے ہیں‘ تبلیغ کا حق ادا کر رہے ہیں‘ جس کی وجہ سے اپنوں کی بھی باتیں سن رہے ہیں۔ غیروں کے طعن و تشنیع بھی برداشت کر رہے ہیں۔ اس کام میں وقتاً فوقتاً جو تکالیف اٹھاتے اور جھیلتے ہیں وہ ان کے لئے توشہ آخرت بنائے اور اللہ تعالیٰ اس دعوت کو کامیاب فرمائے اور ہم سب مسلمانوں کو توفیق دے اور اپنے فضل و رحمت سے ہماری قسمت میں یہ سعادت عطا فرمادے کہ اللہ اللہ! جس طرح ڈاکٹر صاحب دل و جان سے کوشش کر رہے ہیں کہ دین توحید اجتماعی رنگ میں غالب اور نافذ ہو جائے‘ دین پورا کا پورا قائم ہو۔ اس طرح ہم بھی اس کام میں لگ جائیں۔ ان کی تو کوشش ہے‘ محنت ہے۔ ان کے ساتھیوں کی محنت ہے اور کوشش ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کو کامیاب فرمائے یہ اس کے ہاتھ میں ہے۔ البتہ ہمیں وہ سب کچھ کرنا چاہئے جو ہم سے بن سکے۔ اس کے مصداق تو ہم بنیں اور اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے اور اس کی قدرتِ کاملہ سے کچھ بعید نہیں کہ وہ کامیابی عطا فرمادے۔ اس کے ہاتھ میں ہے کہ: ﴿کَمْ مِّنْ فِئَۃٍ قَلِیْلَۃٍ غَلَبَتْ فِئَۃً کَثِیْرَۃً بِاِذْنِ اللّٰہِ وَاللّٰہُ مَعَ الصّٰبِرِیْنَ O﴾ صبر واستقامت اسی طرح جاری رہا تو اللہ تعالیٰ کی رحمت سے کوئی بعید نہیں کہ وہ کامیابی عطا فرمائے۔ ورنہ ایک مسلمان کہلانے والے کا جو فریضہ ہے اس کے لئے تو ماشاء اللہ ڈاکٹر صاحب نے تن من کی بازی لگائی ہوئی ہے۔ یہ محض رسمی الفاظ نہیں بلکہ میرا حقیقی تاثر ہے کہ مجھے ان کی تقریر سن کر الحمدللہ ثم الحمدللہ۔ سب سے بڑی خوشی‘ سب سے بڑی راحت اور سب سے بڑا اطمینان دل کو ہوا کہ یا اللہ اس دور میں تو نے اپنے فضل و کرم سے کسی کو تو یہ توفیق بخش دی ہے کہ وہ تیرے دینِ خالص کے لئے‘ دینِ حق کے لئے اجتماعی طور پر اُسے کامیاب بنانے کے لئے کوشش کر رہا ہے۔ اے اللہ! تو اس کو بار آور فرما —— مایوسی کے حالات تو ہوں گے لیکن ﴿وَمَنْ یَّقْنَطُ مِنْ رَّحْمَۃِ رَبِّہٖٓ اِلَّا الضَّآلُّوْنَ﴾ اللہ کی رحمت سے مایوسی گمراہی اور کفر ہے: ﴿وَلَا تَایْئَسُوْا مِنْ رَّوْحِ اللّٰہِ اِنَّہٗ لَا

يَايْئَسُ مِنْ رَّوحِ اللّٰهِ اِلاَّ الْقَومُ الْكَفِرُوْنَ○ ﴾ اللہ کی رحمت سے صرف کافرلوگ ہی مایوس ہوتے ہیں۔ باقی کچھ لوگ بعض اوقات کہہ دیتے ہیں کہ موجودہ معاشرے میں اس کام کی کامیابی مشکوک ہے۔ یہ خیال ہی سرے سے غلط ہے۔

دنیا میں کامیابی ہو یا نہ ہو لیکن اللہ کے نزدیک کرنے کا کام یہی ہے۔ میں کون اور ڈاکٹر صاحب کون! نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ قیامت کے دن انبیاءؑ میں سے بعض نبیؑ جن کی صداقت پر' جن کی دیانت پر' جن کی امانت پر' جن کی محنت پر' جن کی دعوت پر' جن کے اخلاص پر' جن کی استقامت پر' جن کی قربانیوں اور ایثار پر کسی کو اعتراض کا موقع نہیں مل سکا۔ تو اللہ تعالیٰ اور اس کے پاک نبی ﷺ نے فرمایا کہ ان میں سے کسی کے ساتھ دو اور کسی کے ساتھ ایک امتی ہو گا' جنہوں نے دعوت کو پوری طرح قبول کیا ہو گا اور کسی کے ساتھ ایک بھی نہیں۔" یہ تو حدیث ہے اور صحیح ہے اللہ اللہ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے حضرت نوحؑ کا شکوہ نقل فرمایا ہے۔ ﴿ رَبِّ اِنِّیْ دَعَوْتُ قَوْمِیْ لَیْلاً وَّنَهَارًا ﴾ اے میرے مالک' اے میرے آقا اور مختار میں نے خالص توحید اور صرف تیری عبادت کی دعوت دی اور اس کام کے لئے میں نے نہ رات چھوڑی نہ دن چھوڑا لیکن نتیجہ! ﴿ فَلَمْ یَزِدْهُمْ دُعَآءِیْ اِلاَّ فِرَارًا ﴾ یہ میری دعوت سن کر راتوں کو بھی بھاگ کھڑے ہوتے اور دن کو بھی ـــــ آگے آیا کہ ﴿ ثُمَّ اِنِّیْ اَعْلَنْتُ لَهُمْ وَاَسْرَرْتُ لَهُمْ اِسْرَارًا ﴾ میں نے مجلسوں میں اعلانیہ بھی دعوت دی ـــــ جیسے ڈاکٹر صاحب نے آپ حضرات کے سامنے دعوت پیش کی ـــــ اور میں نے پوشیدہ ایک ایک کے پاس جا کر بھی دعوت دی تاکہ مجلس میں بات سمجھ نہ آئی ہو تو اس طرح آ جائے۔ الغرض دعوت پہنچانے میں میں نے کوئی کسر نہیں چھوڑی۔ نہ رات چھوڑی نہ دن چھوڑا۔ نہ اِعلان چھوڑا' نہ اِسرار چھوڑا' اپنا تمام آرام تج دیا ـــــ ڈاکٹر صاحب محترم کا نام بھی آ گیا ـــــ لیکن ان کی ساڑھے نو سو سال کی دعوت پر کتنے لوگ ایمان لائے؟ کتنے لوگوں نے اِسے قبول کیا۔ اللہ تعالیٰ کی شہادت ہے کہ نوحؑ کے اخلاص میں' ان کی استقامت میں' ان کے ایثار' ان کی صداقت میں' ان کی شجاعت میں نہ کمی تھی نہ کسی کو شک تھا۔ لیکن اللہ کی شہادت سن لو کہ اس سب کا نتیجہ کیا نکلا ﴿ وَمَا اٰمَنَ مَعَهٗ اِلاَّ قَلِیْلٌ ﴾ "بہت ہی تھوڑے آدمی ان پر ایمان لائے۔" انہوں نے اللہ کے حکم سے جو کشتی بنائی وہ کتنی بڑی ہو گی آپ خود تصور کر لیں۔ بعض روایات میں آتا ہے کہ کل ⑧⓪ افراد تھے ذرا سوچو کہ ساڑھے نو سو برس کی دعوت کا نتیجہ یہ تھا۔ اگر فی برس ایک آدمی بھی دعوت قبول کرتا تو

(باقی صفحہ ۷ پر)

حضرت شاہ صاحبؒ اور محترم ڈاکٹر صاحب

مرتب : محمد بن عبدالرشید رحمانی

○ حضرت شاہ جی قدس سرہ امیر محترم کے لئے غائبانہ طور پر دعاگو تھے جس کا اندازہ ان کے ۱۴/ ستمبر ۸۴ء کے خطاب سے لگایا جا سکتا ہے جو اسی شمارے میں شامل ہے۔

○ ۱۴/ ستمبر ۸۴ء جب دونوں اکابر میرے دیارِ غریب پر تشریف لائے اور کھانے پر بیٹھے تو حضرت شاہ جیؒ نے امیر محترم کے لئے نہایت محبت سے اپنے ہاتھ سے سالن ڈال کر دیا اور بے تکلفانہ انداز میں فرمایا: "ڈاکٹر صاحب میری مسجد (گجرات) کے لئے کب جمعہ پڑھاؤ گے! اس وقت محترم اقتدار احمد مرحوم' محترم قمر سعید قریشی اور بعض دیگر رفقاء بھی موجود تھے۔

○ تنظیم اسلامی گجرات کے امیر عبدالرحمٰن نے بتایا۔ ایک دفعہ ہم نے گجرات میں امیر محترم کے خطاب کے لئے جلسۂ عام کا پروگرام رکھا۔ بارش کے امکانات پیدا ہو گئے۔ کچھ رفقاء حضرت شاہ جیؒ کے پاس گئے کہ وہ اپنی جامع مسجد میں جلسہ کرنے کی اجازت دیں۔ فرمایا "ڈاکٹر صاحب کے لئے اجازت لینے کی ضرورت نہیں"۔

○ ۱۴/ ستمبر ۸۴ء کو عالی مسجد ملتان روڈ کے جلسہ میں امیر محترم کی قلبی خواہش کے مطابق حضرت شاہ جی قدس سرہ نے صدارت کی اور خطبہ صدارت فرما کر امت کو صحیح سمت کی راہنمائی فرمائی۔ یاد رہے اس پروگرام سے پہلے امیر محترم کے کمر میں سخت تکلیف تھی لیکن اس کے باوجود پونے دو گھنٹے کھڑے ہو کر تقریر کی۔ اس کے بعد کئی دن علیل رہے۔ وہ تقریر "عقیدۂ توحید کے عملی تقاضے" کے عنوان سے کیسٹ کی صورت میں مکتبہ انجمن پر دستیاب ہے۔

دو نیم ان کی ٹھوکر سے صحرا و دریا
سمٹ کر پہاڑ ان کی ہیبت سے رائی

مملکت خداداد پاکستان کے پہلے ایٹمی دھماکے کا پُرہیبت منظر' یہ ایٹمی دھماکہ صوبہ بلوچستان میں چاغی کے مقام پر ۲۸ مئی ۹۸ء کو تین بج کر ۱۶/ منٹ پر کیا گیا۔ سودی نظام کے خلاف بھی ایسے ہی دھماکے کی ضرورت ہے جو موجودہ دین دشمن استحصالی نظام کی دھجیاں بکھیر کر رکھ دے!

تجزیہ نگار کے نقطۂ نظر سے ادارہ کا کامل اتفاق ضروری نہیں

حکومت تمام انعامی سکیموں اور لاٹریوں کو بیک جنبش قلم بند کرے

ڈالر کا ریٹ یکساں کرنے کا ڈرامہ رچا کر در حقیقت کرنسی ڈی ویلیو کرنے کا آئی ایم ایف کا مطالبہ تسلیم کیا گیا ہے

بے نظیر حکومت نے جو سلوک صنعت و حرفت سے کیا تھا' وہی سلوک نواز حکومت زرعی شعبے کے ساتھ کر رہی ہے

مرزا ایوب بیگ' امیر تنظیم اسلامی حلقہ لاہور

شیطان سے کسی نے کہا کہ تم نے دنیا میں کیا فتنہ و فساد مچا رکھا ہے؟ اس نے کہا کہ میں تو کچھ نہیں کرتا' لوگ خود ہی لڑتے مرتے رہتے ہیں۔ یہ کہہ کر اس نے شیر فروش کی دکان کے قریب دیوار پر شہد کی ایک بوند لگا دی۔ شہد پر مکھی بیٹھی' مکھی پر چھپکلی حملہ آور ہوئی' چھپکلی پر بلی جھپٹی' بلی پر کتا حملہ آور ہوا' بلی ڈر سے اچھلی اور شیر فروش کے ابلتے ہوئے کڑاہے میں جا گری۔ بلی بھسم ہو گئی اور دودھ ناپاک ہو گیا۔ شیر فروش نے کتے کو اینٹ ماری' کتے کا مالک اور شیر فروش الجھ پڑے اور ایک نے دوسرے کو قتل کر دیا۔ شیطان بولا بتاؤ اس قتل میں میرا کیا قصور ہے؟

ہمیں یہ لطیفہ محترم وزیر خزانہ اسحاق ڈار کے اس بیان پر یاد آیا کہ حکومت مہنگائی کے نئے ریلے کی ذمہ دار نہیں ہے' بلکہ حکومت نے تو صرف ڈالر کا ریٹ یکساں کیا ہے۔ لطف کی بات یہ ہے کہ ایک طرف مہنگائی کا بٹا ہوا کوڑا بھی عوام کی ناتواں اور جھکی ہوئی کمر پر زناٹے سے پڑا اور دوسری طرف ڈالر کا ریٹ ایک سیکنڈ کے لئے بھی یکساں نہ ہو سکا۔ ڈالر کا ریٹ یکساں ہونے کا مطلب تو یہ تھا کہ ایک شہری کو مارکیٹ ریٹ پر اپنی ضرورت کے مطابق بنک سے ڈالر دستیاب ہوں' جو نہ پہلے کبھی ہوا ہے نہ مستقبل میں ہونے کا کوئی امکان ہے۔ البتہ یہ ضرور ہوا کہ وہ ڈالر جو سرکاری اعلان سے پہلے ۵۰ روپے ۵۰ پیسے کا مارکیٹ میں دستیاب تھا' اس کی قیمت چون (۵۴) روپے ہو گئی۔ اب کرنسی ڈیلروں پر دھونس جمائی جا رہی ہے' انہیں دھمکایا جا رہا ہے' جس کا نتیجہ یہ ہو گا کہ چند دن کے لئے ڈالر کی قیمت میں کمی ہو گی لیکن پھر تیزی سے بڑھے گی۔ اتنے میں عوام کی توجہ کسی اور طرف ہو جائے گی یا کرا دی جائے گی۔ خاص طور پر کرکٹ ورلڈ کپ میں تو اتنی جان ہے اور اس کا دامن اتنا وسیع ہے کہ ایسے کئی بحران پردہ پوش ہو جائیں گے۔

یہ بات سمجھنے کے لئے کسی ماہر اقتصادیات کی مدد لینے کی ضرورت نہیں کہ حکومت نے ڈالر کے ریٹ میں جو یکسانیت پیدا کرنے کا اعلان کیا ہے' اس سے پاکستانی روپے کی قدر ۸ سے ۹ فیصد تک کم ہو گئی ہے۔ حکومت نے حسب معمول ہاتھ گھما کر ناک کو پکڑا ہے۔ پٹرول اور مٹی کے تیل وغیرہ کی قیمتوں میں ۱۵% اضافہ کر دیا گیا ہے۔ پٹرول اس وقت چونکہ معیشت کے پہیئے کو گھمانے کا اہم ترین ذریعہ ہے لہٰذا تمام پیداواری اخراجات پر ۱۵% سے کہیں زیادہ اضافہ ہو جائے گا۔ اس پر لیبر کی تنخواہوں میں اضافہ کیا جائے گا' جو مزید مہنگائی کا سبب بنے گا۔

سب سے بڑا ظلم پاکستان کی معیشت کے ساتھ یہ روا رکھا جا رہا ہے کہ انعامی سکیموں اور لاٹری کے ذریعے سرمایہ کاری کے امکانات کو مسدود کیا جا رہا ہے۔ انعامی سکیموں کے ذریعے مالیاتی ادارے بڑے بڑے انعامات کا اعلان بھی کر رہے ہیں اور ساتھ ساتھ یہ لالچ بھی دے رہے ہیں کہ سود کی ادائیگی بھی ان بانڈز پر کی جائے گی' جن پر انعام نہیں نکلے گا۔ اس سے سرمایہ دار میں یہ سوچ پیدا کی جا رہی ہے کہ وہ کارخانہ داری یا تجارت کے جھنجھٹ میں کیوں پڑتا ہے؟ انعام نہ نکلا تو سود' جسے منافع کا نام دیا جاتا ہے' تو ہے ہی۔ اِس رجحان کو قانون سازی کر کے اگر روکا نہ گیا تو ہماری معیشت خوفناک انجام سے دوچار ہو کر رہے گی۔ گذشتہ سال ملائیشیا' انڈونیشیا' سنگاپور اور ایشیا کے بعض دوسرے ممالک خوفناک مالیاتی بحران کی زد میں آ گئے تھے۔ ان میں انڈونیشیا کسی وقت بھی دیوالیہ ہو سکتا ہے' البتہ ملائیشیا' مہاتیر محمد کی قیادت میں زبردست مزاحمت اور درست حکمت عملی کی وجہ سے اس بحران سے بچ نکلنے میں کامیاب ہو رہا ہے۔ اگرچہ اس کی ایک وجہ پام آئل کا قدرتی عطیہ بھی ہے لیکن ہم اگر اس نوع کے بحران کی زد میں آ گئے تو راقم کو خدشہ ہے کہ ہمارے بنک کسی وقت بھی ہاتھ اٹھا دیں گے۔

بے نظیر حکومت نے جو سلوک صنعت و حرفت کے شعبے سے کیا تھا وہی سلوک موجودہ نواز حکومت زرعی شعبہ کے ساتھ کر رہی ہے۔ حکومت نے پہلے کپاس کا رقبہ کم کیا اور کپاس کے کاشت کاروں کو نقصان پہنچایا۔ رہی سہی کسر اپٹما (APTMA) نے نکال دی' جس سے کپاس کی فصل بری طرح متاثر ہوئی۔ پھر شوگر ملیں چونکہ حکمران خاندان اور ان کے سیاسی دوستوں کی تھیں' لہٰذا جو ظلم و ستم گنے کے کاشتکار سے ہو رہا ہے اس کی تفصیلات سے اخبار بھرے پڑے ہیں' لیکن حکومت کے کان پر جوں تک نہیں رینگ رہی۔ ہمارے ملک کا کسان' جو احتجاجی حربوں سے ناواقف تھا' اب مظاہروں اور دھرنوں پر اتر آیا ہے۔

سب سے بڑا دھوکہ گندم کے کاشتکاروں سے ہوا۔ انہیں گذشتہ سال یقین دہانی کرائی گئی تھی کہ گندم کے نرخ ۲۴۰ روپے فی ۴۰ کلو سے بڑھا کر ۳۰۰ روپے کر دیئے جائیں گے۔ گندم کھلیانوں سے دکانوں تک اور دکانوں سے مکانوں تک پہنچ چکی ہے' لیکن گندم کی امدادی قیمت میں ایک روپے کا اضافہ بھی نہیں کیا گیا۔ ستم بالائے ستم یہ کہ مختلف حکومتوں نے گندم کی ضلع بندی تو کی تھی' کبھی کسی نے تحصیل بندی نہیں کی لیکن موجودہ حکومت نے اس سال گندم کی تحصیل بندی بھی کر دی ہے جس سے کاشتکار کوڑیوں کے مول گندم فروخت کرنے پر مجبور ہوا ہے۔ اب جبکہ گندم کاشتکار کے ہاتھ سے نکل گئی ہے' تو اس کی ضلع بندی بھی ختم کر دی گئی۔ حکومت اپنے کاشتکار کو ۲۴۰ روپے فی ۴۰ کلو سے زائد دینے کو تیار نہیں لیکن جب اس کے نتیجے میں گندم کم پڑتی ہے تو گھٹیا اور ناقص کوالٹی کی گندم ۵۵۰ روپے فی ۴۰ کلو کے حساب سے امریکہ سے درآمد کر لی جاتی ہے!!

حیران کن بات یہ ہے کہ میاں نواز شریف ہر روز یہ کہتے ہیں کہ ہمارا اصل مسئلہ تو معاشی ہے اگر ہماری معیشت مستحکم نہ ہوئی تو باقی سب کچھ بیکار ہے۔ چھوٹے میاں تو یہ بھی کہتے سنے گئے ہیں کہ اگر غربت دور نہ ہوئی تو ملک میں خونی انقلاب بھی آ سکتا ہے ـــــ ہم' حکمرانوں کی خدمت میں دست بستہ عرض کرتے ہیں کہ وہ سیاسی چکر بازی کی بجائے ملکی معیشت کو حقیقی معنوں میں مضبوط

بنیادوں پر استوار کریں۔ ہم انہیں یاد دلانا چاہتے ہیں کہ سویت یونین، جو بلاشک وشبہ ایک سپرپاور تھی، غلط معاشی پالیسیوں کی وجہ سے پاش پاش ہو گئی۔

ہم حکومت کے نہ سیاسی حریف ہیں اور نہ حلیف، لہٰذا پورے خلوص سے حکومت کی خدمت میں چند تجاویز پیش کرتے ہیں تاکہ ملکی معیشت کو سہارا ملے اور اس آدم خور مہنگائی سے کسی قدر نجات حاصل ہو۔

(۱) حکومت بطور اصول یہ طے کرے کہ ملک میں فری ٹریڈ کا رجحان بڑھے اور مستقبل میں ڈنڈے کے زور پر قیمتوں کو وقتی طور پر کم کروانے کی پالیسی ختم کرے۔ عارضی دباؤ مارکیٹ پر منفی اثرات ڈالتا ہے۔

(۲) حکومت اپنے تمام وسائل اور ذرائع، صنعتی اور زرعی، دونوں شعبوں میں پیداوار کے اضافے کے لئے وقف کردے۔ کیونکہ اقتصادیات کا سادہ ترین اصول ہے کہ رسد مانگ سے زائد ہوگی تو قیمت نہیں بڑھ سکتی۔

(۳) تمام بے آباد زمینیں آباد کرنے کا حکم دیا جائے وگرنہ ملکیت ختم کردی جائے۔

(۴) زرعی اور صنعتی تحقیقاتی ادارے قائم کئے جائیں، جن کی تعداد اس وقت نہ ہونے کے برابر ہے۔

(۵) انجینئرنگ کالج اور ٹیکنیکل انسٹیٹیوٹ کی تعداد میں معتدبہ اضافہ کیا جائے تاکہ نئے کارخانوں کی مانگ کو پورا کیا جاسکے۔

(۶) تمام انعامی سکیموں اور لاٹریوں کو بیک جنبش قلم بند کر دیا جائے۔ علاوہ ازیں بچت کی تمام سکیمیں ختم کردی جائیں تاکہ محض دولت سے دولت کمانے کا رجحان ختم ہو اور لوگ کارخانوں اور تجارت میں سرمایہ کاری کرنے پر مجبور ہوں، جس سے پیداواری وسائل بڑھیں گے، غیر ممالک پر انحصار ختم ہوگا اور سب سے بڑی بات یہ کہ ملک سے بیروزگاری کا خاتمہ ہوگا۔

(۷) دنیا بھر میں پاکستان کے سفارت خانے، جن کے بارے میں عام تاثر ہے کہ وہ عشرت کدے ہیں، انہیں بنیادی اور اولین کام یہ دیا جائے کہ وہ ملکی مصنوعات کی نئی منڈیاں تلاش کریں اور پاکستانی تاجروں سے بھرپور تعاون کریں۔

(۸) انکم ٹیکس کی شرح کو معقول بنایا جائے۔ محصولات کی ان گنت مدوں کو یکجا کردیا جائے۔

(۹) درآمدات کی سختی سے حوصلہ شکنی کی جائے۔ زیادہ تر صنعتوں کے لئے خام مال درآمد کیا جائے۔

(۱۰) غیر ترقیاتی اخراجات میں زبردست کمی کی جائے اور صوابدیدی فنڈ، جو کرپشن کا شاخسانہ رہا ہے، کا دائرہ انتہائی محدود کیا جائے اور عام شہری کو حق حاصل ہونا چاہئے کہ وہ جہاں اس کے استعمال کو غیر ضروری سمجھے عدالت سے رجوع کرسکے اور حکومت عدالت میں اس کے استعمال کو جائز ثابت کرے۔

(۱۱) درآمدی اور برآمدی کاروبار میں Under Invoice اور over Invoice کے ناجائز ذرائع کو سختی سے بند کرے۔

(۱۲) ہر پاکستانی کو پابند کیا جائے کہ وہ دوسرے ممالک میں اپنے سرمائے سے سٹیٹ بنک کو آگاہ رکھے۔

(۱۳) کوئی قومی ادارہ بشمول رفاہی ادارے آڈٹ سے مستثنیٰ نہیں ہونے چاہئیں اور اس آڈٹ کو اسمبلی میں پیش کیا جانا چاہئے، البتہ انتہائی مجبوری ہو تو اسے Closed Door سیشن میں کیا جاسکتا ہے۔

(۱۴) وہ تمام بڑے لوگ جو بنکوں سے بڑے بڑے قرضے

(باقی صفحہ ۷ پر)

نعتِ رسولِ مصطفیٰ ﷺ

نوعِ بشر کی رہبری، آپؐ کے دم قدم سے ہے

—— شبیر بخاری ——

دیدۂ و دل کی روشنی آپؐ کے دم قدم سے ہے
سوز و سرورِ سرمدی آپؐ کے دم قدم سے ہے

آپؐ کی ذاتِ باصفات، مظہرِ نورِ شش جہات
حسنِ ازل کی ضوگری، آپؐ کے دم قدم سے ہے

آپؐ کی التفات سے زندہ ضمیرِ کائنات
اوجِ مقامِ آدمی آپؐ کے دم قدم سے ہے

گلشنِ رنگ و بُو میں ہے ذوقِ نمو سب آپؐ سے
سرو و سمن کی تازگی آپؐ کے دم قدم سے ہے

لوحِ جہاں سے مٹ گئی دورِ خزاں کی تیرگی
صبحِ بہارِ زندگی آپؐ کے دم قدم سے ہے

عالمِ ظلّیات میں، کیف و کمِ حیات میں
روحِ یقیں کی نغمگی آپؐ کے دم قدم سے ہے

زیست کا ہر وقار آپؐ، تاجِ استوار آپؐ
ارض و سما کی سروری آپؐ کے دم قدم سے ہے

نشأۂ نظمِ نو ہوئی، ختم ہوئی پیغمبری
نوعِ بشر کی رہبری، آپؐ کے دم قدم سے ہے

حسنِ یقیں کے آفتاب، ہادیٔ محترم بھی آپؐ
آپؐ وجودِ الکتاب، لوح بھی اور قلم بھی آپؐ

متحدہ اسلامی انقلابی محاذ —— اور علماء کرام کی ذمہ داریاں

—— تحریر: حافظ محمد مشتاق ربانی، گوجرانوالہ ——

اغیار نے ہمیشہ مسلمانوں کے گروہی تعصبات سے بھرپور فائدہ اٹھایا ہے بلکہ Divide and Rule کے فارمولے کی خوب آبیاری کی ہے تاکہ مسلمان ایک جھنڈے تلے جمع ہوں اور نہ ہی ایک قوت بن کر ابھریں۔ لیکن حالات کا دھارا رخ بدلے ہوئے دکھائی دیتا ہے۔ لہٰذا وقت تقاضا کر رہا ہے کہ تمام گروہی، نسلی اور فرقہ ورانہ تعصبات سے نکل کر صرف نظام خلافت کے قیام کے لئے سب مل کر کوشش کریں تاکہ نظریہ پاکستان کی تکمیل ہو سکے اور خاص کر مسلمان ایک بھاری ذمہ داری سے سرخرو ہو سکیں۔ اسی مقصد کو پیش نظر رکھتے ہوئے ڈاکٹر اسرار احمد صاحب نے تمام دینی جماعتوں کے لئے ایک غیر سیاسی متحدہ اسلامی محاذ کی تجویز پیش کی ہے جس میں تنظیم اسلامی خود کسی عہدہ کی طالب نہیں ہے۔ اسی محاذ کے حوالے سے علماء کرام، دانشور اور ذمہ دار حضرات کی درج ذیل خصوصی ذمہ داریاں ہیں۔

غلبہ دین کے لئے کوشش —— فریضہ سمجھیں!

جس طرح اسلام کے دوسرے عوامل فرض ہیں اسی طرح اقامت دین کا کام فرض ہے۔ جیسے نماز کے لئے اقیموا کا فعل امر آیا ہے اسی طرح دین کے غلبہ کے لئے بھی "اقیموا" کا فعل آیا ہے۔ دیکھا گیا ہے کہ ہمارے علماء کرام صرف عقائد کی درستگی اور عبادات میں مخصوص مسلک اختیار کرنے پر ہی سارا زور دیتے ہیں لیکن نظام باطل کے خاتمہ کے لئے بالکل کوشش نہیں کرتے کیونکہ وہ اسلام کے اصل مقصد سے واقفیت نہیں رکھتے لہٰذا ضرورت اس امر کی ہے کہ وہ غلبہ دین کے لئے تن من دھن لگانے کو اضافی کام سمجھنے کی بجائے اسے اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک اہم فریضہ سمجھیں۔

تعاون کی یقین دہانی!

علماء کرام کو چاہئے کہ متحدہ اسلامی محاذ کے بارے میں بنیادی معلومات حاصل کریں، اگر اس محاذ کے بارے میں بہتر تجاویز ہوں تو انہیں ڈاکٹر صاحب کے سامنے پیش کریں، ان سے تبادلہ خیال کریں۔ اگر اس تجویز کو بہتر سمجھتے ہیں تو "تعاونوا علی البر" پر عمل کرتے ہوئے ڈاکٹر صاحب کو تعاون کی یقین دہانی کرائیں اور کسی ملامت کرنے والے کی ملامت کی پرواہ نہ کریں۔

طریقہ کار سمجھیں!

ذمہ دار حضرات کو چاہئے کہ معلوم کریں کہ انہیں مطلوبہ منزل تک پہنچنے کے لئے کن دشوار گزار راستوں کو طے کرنا ہوگا۔ یہ ایسا کام نہیں ہے کہ جذباتی ہو کر ایک ہی دن سب کو اکٹھا کر کے میدان میں لے آئیں اور حکومت سے ٹکراؤ مول لے لیں بلکہ میدان میں آنے کے لئے اپنے وجود میں جان پیدا کرنا ہوگی۔ ایسے حضرات جو محاذ کے زیر اہتمام میدان میں کودنے کا فیصلہ کرلیں، ان کے لئے ضروری ہے کہ وہ بھرپور سیرت کا مطالعہ کریں کہ نبی ﷺ سرزمین مکہ میں انقلاب برپا کرنے کے لئے کن مراحل سے گزرے۔ ایسے حضرات کو چاہئے کہ اپنے سمجھے ہوئے مسنون طریقے کو ڈاکٹر صاحب کے سامنے پیش کریں لیکن اگر محسوس کرتے ہیں کہ تنظیم اسلامی کا طریقہ انقلاب درست ہے تو پھر اس منہج محمدیؐ کو بلا جھجک اختیار کریں۔

عوامی شعور بیدار کریں!

افسوس کی بات یہ ہے کہ ہر شخص کی نگاہ مال و دولت ہی پر اٹک کر رہ گئی ہے اور پورا معاشرہ بری طرح مادہ پرستی کا شکار ہے۔ ضرورت اس امر کی ہے کہ اگر لوگ آپ کے گرد جمع ہیں تو انہیں ان کے دینی فرائض سے آگاہ کریں، قرآن مجید سے تعلق جوڑیں، ان کے ذہنوں میں مشرکانہ نظام کے بارے میں شدید نفرت پیدا کریں، نظام خلافت کی فیوض و برکات سے آگاہ کریں اور خلافت کے قیام کی ضرورت کا احساس دلائیں، ان کے ذہنی شعور کو اس قدر بلند کریں کہ وہ موجودہ نظام کے باغی دکھائی دیں اور اسلام کے سپاہی بننے کے لئے تیار ہو جائیں۔

آپس کے اختلافات بھول جائیں!

اس اتحاد کی کامیابی کے لئے علماء کرام اپنے اختلافات کو دین حق کے غلبہ کی خاطر بھلا دیں کیونکہ آپس کے نزاعات اور رنجشوں سے اتحاد کی بنیادیں کھوکھلی ہو جاتی ہیں۔ اس کی جگہ علماء کرام اور دانشوروں کو چاہئے کہ اصل تفریق الدین سے نقاب ہٹائیں جیسے ہم نماز پڑھتے ہیں لیکن دین میں جھوٹ اور سود کو محبوب جانتے ہیں۔ قرآن مجید کی تلاوت کرنے کے حکم کو مانتے ہیں لیکن غیر اسلامی حکومت میں اطمینان سے زندگی بسر کر رہے ہیں بلکہ غیر اسلامی حکومت کو ختم کرنے کی کوشش کو فساد فی الارض سے موسوم کرتے ہیں۔

محاذ کے دائرہ کو وسیع کریں!

اس محاذ کے دائرہ کو وسیع کرنے کی ذمہ داری ایک ہی شخص پر نہ ڈالیں بلکہ جس کام کو خود درست سمجھتے ہیں، اسے دوسرے قائدین کے سامنے رکھیں تاکہ وہ بھی اس دھارے میں شریک ہو کر قوت کا باعث بنیں۔ انہیں انقلاب کا مسنون طریقہ سمجھائیں تاکہ وہ کسی غلط سمت میں سفر نہ کرسکیں اس لئے کہ دین خیر خواہی کا نام ہے اور اس خیر خواہی کا ایک پہلو یہ ہے کہ عوام الناس اور قائدین کی بہتر راہنمائی کریں تاکہ وہ کسی پر خطر وادی میں قدم رکھنے سے بچ سکیں۔

تنہا پرواز سے احتراز کریں!

یوں تو ہر شخص چاہتا ہے کہ تنہا پرواز کرے۔ لیکن حالات بتا رہے ہیں کہ یہاں تنہا پرواز کرو گے تو سخت کچلے جاؤ گے اور دوسری دینی جماعتوں کے لئے مشکلات کا باعث بنو گے، احیاء اسلام کی تحریک پیچھے جاسکتی ہے لہٰذا دوسروں کو اعتماد میں لے کر مبارک سفر کا آغاز کریں۔ دوسری طرف اگر ہم سیاسی مفادات کے لئے سیکولر طبقات کے ساتھ محبت کی پینگیں بڑھا سکتے ہیں تو ہمارا پہلا حق یہ ہے کہ ہم درست اور مسنون منہج پر کام کرنے والی احیاء اسلام کی تحریک کو نہ صرف سہارا دیں بلکہ ہر طور سے اس کی طاقت میں اضافہ کریں۔

اخلاص کا دامن نہ چھوڑیں!

جو بھی اس اتحاد میں شامل ہو، پورے خلوص اور وفاداری سے شریک ہو تاکہ متحدہ اسلامی محاذ کی بنیادوں میں کوئی رخنہ پیدا نہ ہو۔ یہ اخلاص برکت میں اضافے کا باعث ہوگا جس سے اسلامی انقلاب کے مراحل آسانی طے ہوں گے بلکہ ہماری ہر کوشش خدا کے حضور مقبول ہوگی بصورت دیگر ریاکاری سے ہماری ہر طرح کی محنت رائیگاں جائے گی۔ لہٰذا جو بھی اس راستے کا مسافر بننے کا عزم کرے، پورے اخلاص اور شعور سے شامل ہو۔

مسنون بنیاد پر استوار ہوں!

اگر ذمہ دار حضرات میں امت کی فلاح و بہبود کا احساس پیدا ہو جائے تو انہیں چاہئے کہ اپنے میں سے باصلاحیت، با اعتماد اور اچھے کردار کے حامل شخص کو بطور امیر منتخب کریں جس کے ہاتھ پر بیعت علی الجہاد کریں کیونکہ یہی ایک مسنون طریقہ ہے اور اسی سے ایک بنیان مرصوص وجود میں آسکتی ہے۔ اس بیعت سے امیر کو احساس ہوگا کہ میں تنہا نہیں ہوں بلکہ میرے ساتھ اور بھی لوگ محو سفر ہیں اور بیعت کرنے والوں میں بھی ذمہ داری اور وفاداری کا احساس پیدا ہوگا۔

اطاعت امیر سے انحراف مت کریں!

امیر کے ہاتھ پر بیعت کرنے سے اس کی اطاعت ہوگی اور اس کا ہر حکم ماننا ہوگا جو شریعت کے دائرہ میں ہو۔ اس سے ایک مضبوط نظم قائم ہوگا جس کو سازشوں اور تشدد سے کوئی فرق نہیں پڑے گا۔ اطاعت امیر کے بارے میں نبی ﷺ نے تو یہاں تک فرمایا تھا کہ اگر تمہارے اوپر کسی

متحدہ اسلامی انقلابی محاذ ——— اور علماء کرام کی ذِمہ داریاں

——— تحریر : حافظ محمد مشتاق ربانی گوجرانوالہ ———

اغیار نے ہمیشہ مسلمانوں کے گروہی تعصبات سے بھرپور فائدہ اٹھایا ہے بلکہ Divide and Rule کے فارمولے کی خوب آبیاری کی ہے تاکہ مسلمان ایک جھنڈے تلے جمع ہوں اور نہ ہی ایک قوت بن کر ابھریں۔ لیکن حالات کا دھارا رخ بدلے ہوئے دکھائی دیتا ہے۔ لہٰذا وقت تقاضا کر رہا ہے کہ تمام گروہی، نسلی اور فرقہ ورانہ تعصبات سے نکل کر صرف نظام خلافت کے قیام کے لئے سب مل کر کوشش کریں تاکہ نظریہ پاکستان کی تکمیل ہو سکے اور خاص کر مسلمان ایک بھاری ذمہ داری سے سرخرو ہو سکیں۔ اسی مقصد کو پیش نظر رکھتے ہوئے ڈاکٹر اسرار احمد صاحب نے تمام دینی جماعتوں کے لئے ایک غیر سیاسی متحدہ اسلامی محاذ کی تجویز پیش کی ہے جس میں تنظیم اسلامی خود کسی عہدہ کی طالب نہیں ہے۔ اسی محاذ کے حوالے سے علماء کرام، دانشور اور ذمہ دار حضرات کی درج ذیل خصوصی ذمہ داریاں ہیں۔

غلبہ دین کے لئے کوشش ——— فریضہ سمجھیں!

جس طرح اسلام کے دوسرے عوامل فرض ہیں اسی طرح اقامت دین کا کام فرض ہے۔ جیسے نماز کے لئے اقیموا کا فعل امر آیا ہے اسی طرح دین کے غلبہ کے لئے بھی "اقیموا" کا فعل آیا ہے۔ دیکھا گیا ہے کہ ہمارے علماء کرام صرف عقائد کی درستگی اور عبادات میں مخصوص مسلک اختیار کرنے پر ہی سارا زور دیتے ہیں لیکن نظام باطل کے خاتمہ کے لئے بالکل کوشش نہیں کرتے کیونکہ وہ اسلام کے اصل مقصد سے واقفیت نہیں رکھتے لہٰذا ضرورت اس امر کی ہے کہ وہ غلبہ دین کے لئے تن من دھن لگانے کو اضافی کام سمجھنے کی بجائے اسے اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک اہم فریضہ سمجھیں۔

تعاون کی یقین دہانی!

علماء کرام کو چاہئے کہ متحدہ اسلامی محاذ کے بارے میں بنیادی معلومات حاصل کریں، اگر اس محاذ کے بارے میں بہتر تجاویز ہوں تو انہیں ڈاکٹر صاحب کے سامنے پیش کریں، ان سے تبادلہ خیال کریں۔ اگر اس تجویز کو بہتر سمجھتے ہیں تو "تعاونوا علی البر" پر عمل کرتے ہوئے ڈاکٹر صاحب کو تعاون کی یقین دہانی کرائیں اور کسی ملامت کرنے والے کی ملامت کی پرواہ نہ کریں۔

طریقہ کار سمجھیں!

ذمہ دار حضرات کو چاہئے کہ معلوم کریں کہ انہیں مطلوبہ منزل تک پہنچنے کے لئے کن دشوار گزار راستوں کو طے کرنا ہوگا۔ یہ ایسا کام نہیں ہے کہ جذباتی ہو کر ایک ہی دن سب کو اکٹھا کر کے میدان میں لے آئیں اور حکومت سے ٹکراؤ مول لے لیں بلکہ میدان میں آنے کے لئے اپنے وجود میں جان پیدا کرنا ہوگی۔ ایسے حضرات جو محاذ کے زیر اہتمام میدان میں کودنے کا فیصلہ کر لیں، ان کے لئے ضروری ہے کہ وہ بھرپور سیرت کا مطالعہ کریں کہ نبی ﷺ سرزمین مکہ میں انقلاب برپا کرنے کے لئے کن مراحل سے گزرے۔ ایسے حضرات کو چاہئے کہ اپنے سمجھے ہوئے مسنون طریقے کو ڈاکٹر صاحب کے سامنے پیش کریں لیکن اگر محسوس کرتے ہیں کہ تنظیم اسلامی کا طریقہ انقلاب درست ہے تو پھر اس منہج محمدیؐ کو بلا جھجک اختیار کریں۔

عوامی شعور بیدار کریں!

افسوس کی بات یہ ہے کہ ہر شخص کی نگاہ مال و دولت ہی پر اٹک کر رہ گئی ہے اور پورا معاشرہ بری طرح مادہ پرستی کا شکار ہے۔ ضرورت اس امر کی ہے کہ اگر لوگ آپ کے گرد جمع ہیں تو انہیں ان کے دینی فرائض سے آگاہ کریں، قرآن مجید سے تعلق جوڑیں، ان کے ذہنوں میں مشرکانہ نظام کے بارے میں شدید نفرت پیدا کریں، نظام خلافت کی فیوض و برکات سے آگاہ کریں اور خلافت کے قیام کی ضرورت کا احساس دلائیں، ان کے ذہنی شعور کو اس قدر بلند کریں کہ وہ موجودہ نظام کے باغی دکھائی دیں اور اسلام کے سپاہی بننے کے لئے تیار ہو جائیں۔

آپس کے اختلافات بھول جائیں!

اس اتحاد کی کامیابی کے لئے علماء کرام اپنے اختلافات کو دین حق کے غلبہ کی خاطر بھلا دیں کیونکہ آپس کے نزاعات اور رنجشوں سے اتحاد کی بنیادیں کھوکھلی ہو جاتی ہیں۔ اس کی جگہ علماء کرام اور دانشوروں کو چاہئے کہ اصل تفریق الدین سے نقاب ہٹائیں جیسے ہم نماز پڑھتے ہیں لیکن دین میں جھوٹ اور سود کو محبوب جانتے ہیں۔ قرآن مجید کی تلاوت کرنے کے حکم کو مانتے ہیں لیکن غیر اسلامی حکومت میں اطمینان سے زندگی بسر کر رہے ہیں بلکہ غیر اسلامی حکومت کو ختم کرنے کی کوشش کو فساد فی الارض سے موسوم کرتے ہیں۔

محاذ کے دائرہ کو وسیع کریں!

اس محاذ کے دائرہ کو وسیع کرنے کی ذمہ داری ایک ہی شخص پر نہ ڈالیں بلکہ جس کام کو خود درست سمجھتے ہیں، اسے دوسرے قائدین کے سامنے رکھیں تاکہ وہ بھی اس دھارے میں شریک ہو کر قوت کا باعث بنیں۔ انہیں انقلاب کا مسنون طریقہ سمجھائیں تاکہ وہ کسی غلط سمت میں سفر نہ کر سکیں اس لئے کہ دین خیر خواہی کا نام ہے اور اس خیر خواہی کا ایک پہلو یہ ہے کہ عوام الناس اور قائدین کی بہتر راہنمائی کریں تاکہ وہ کسی پُر خطر وادی میں قدم رکھنے سے بچ سکیں۔

تنہا پرواز سے احتراز کریں!

یوں تو ہر شخص چاہتا ہے کہ تنہا پرواز کرے۔ لیکن حالات بتا رہے ہیں کہ یہاں تنہا پرواز کرو گے تو تخت کچلے جاؤ گے اور دوسری دینی جماعتوں کے لئے مشکلات کا باعث بنو گے، احیاء اسلام کی تحریک پیچھے جا سکتی ہے لہٰذا دوسروں کو اعتماد میں لے کر مبارک سفر کا آغاز کریں۔ دوسری طرف اگر ہم سیاسی مفادات کے لئے سیکولر طبقات کے ساتھ محبت کی پینگیں بڑھا سکتے ہیں تو ہمارا پہلا حق یہ ہے کہ ہم درست اور مسنون منہج پر کام کرنے والی احیاء اسلام کی تحریک کو نہ صرف سہارا دیں بلکہ ہر طور سے اس کی طاقت میں اضافہ کریں۔

اخلاص کا دامن نہ چھوڑیں!

جو بھی اس اتحاد میں شامل ہو، پورے خلوص اور وفاداری سے شریک ہو تاکہ متحدہ اسلامی محاذ کی بنیادوں میں کوئی رخنہ پیدا نہ ہو۔ یہ اخلاص برکت میں اضافے کا باعث ہوگا جس سے اسلامی انقلاب کے مراحل آسانی طے ہوں گے بلکہ ہماری ہر کوشش خدا کے حضور مقبول ہوگی بصورت دیگر ریاکاری سے ہماری ہر طرح کی محنت رائیگاں جائے گی۔ لہٰذا جو بھی اس راستے کا مسافر بننے کا عزم کرے، پورے اخلاص اور شعور سے شامل ہو۔

مسنون بنیاد پر استوار ہوں!

اگر ذمہ دار حضرات میں امت کی فلاح و بہبود کا احساس پیدا ہو جائے تو انہیں چاہئے کہ اپنے میں سے باصلاحیت، بااعتماد اور اچھے کردار کے حامل شخص کو بطور امیر منتخب کریں جس کے ہاتھ پر بیعت علی الجہاد کریں کیونکہ یہی ایک مسنون طریقہ ہے اور اسی سے ایک بنیان مرصوص وجود میں آ سکتی ہے۔ اس بیعت سے امیر کو احساس ہوگا کہ میں تنہا نہیں ہوں بلکہ میرے ساتھ اور بھی لوگ محو سفر ہیں اور بیعت کرنے والوں میں بھی ذمہ داری اور وفاداری کا احساس پیدا ہوگا۔

اطاعت امیر سے انحراف مت کریں!

امیر کے ہاتھ پر بیعت کرنے سے اس کی اطاعت ہوگی اور اس کا ہر حکم ماننا ہوگا جو شریعت کے دائرہ میں ہو۔ اس سے ایک مضبوط نظم قائم ہوگا جس کو سازشوں اور تشدد سے کوئی فرق نہیں پڑے گا۔ اطاعت امیر کے بارے میں نبی ﷺ نے تو یہاں تک فرمایا تھا کہ اگر تمہارے اوپر کسی

حبشی کان کٹے غلام کو بھی امیر بنا دیا جائے تو اس کی اطاعت لازم ہوگی۔ اس مرحلے میں امیر کی جانب سے ایسے احکامات بھی مل سکتے ہیں جو شریعت کے دائرہ کے اندر ہوں لیکن آپ کی طبع نازک پر گراں گزرتے ہوں۔ ایسے کٹھن مرحلے میں بھی اپنے جی کو اطاعت کا خوگر بنانا ہوگا اور اطاعت امیر کو ہر حال میں مقدم رکھنا ہوگا' لیکن تنظیم کے اندر رہتے ہوئے حق بات ضرور پیش کرنی ہوگی۔

ذرا سوچئے!

ہم کب سے آپس میں دست و گریباں ہیں' عوام کی ہم سے کیا شکایت ہے' وقت کس کام کا متقاضی ہے' حالات کس پُرخطر وادی کی جانب محو سفر ہیں' ہماری اہم ذمہ داریاں کیا ہیں؟ اگر ان پر سنجیدگی سے غور نہ کیا اور ان پر عمل کرنے سے احتراز کرتے رہے تو خدا اس پر قدرت رکھتا ہے کہ ہمارے جیسے بے وفا اور دین دشمن عناصر کو ختم کر کے ایسے لوگوں کو پیدا کردے جو آپس میں بریشم کی طرح نرم ہوں لیکن خدا کے باغیوں اور طاغوت کے لئے فولاد سے زیادہ سخت ہوں۔ ہماری تاریخ کے اوراق میں علماء کرام کے ایسے اتحاد بھی رقم ہیں' جس اتحاد میں کوئی ایک نقطہ مشترک نہ تھا اگر ہم لوگ ایسے اتحاد تشکیل دے سکتے ہیں تو ہمیں چاہیے کہ سب سے پہلے اس شخص کی آواز پر لبیک کہیں' جس نے گروہی' نسلی اور فرقہ ورانہ تعصبات اور اقتدار سے کنارہ کش رہتے ہوئے صدائے حق بلند کی ہے' جس کی شخصیت کے بارے میں سب جانتے ہیں کہ وہ شیشے کی طرح شفاف ہے اور جس نے ہر دور میں حقیقت پسندانہ اور میانہ روی کا کردار ادا کیا۔

بقیہ : کلا اِنہا تذکرۃ

ساڑھے نو سو تو آتے۔ چلو دس برس میں ایک آدمی آتا تو بھی پچانوے تو ہوتے' لیکن بعض روایات میں اسی سے بھی کم تعداد آئی ہے۔ کُلُّھُمْ چالیس افراد۔ ایک اور روایت بھی ہے جس میں نو افراد کی تعداد بیان ہوئی ہے۔ اللہ اللہ! کام کرنے والا یہ نہ سوچے کہ میرے ساتھ لوگ آتے ہیں یا نہیں آتے۔ دیکھنے والے بھی یہ نہ سوچیں کہ اس کے ساتھ فلاں بزرگ ملے یا نہیں ملے۔ یہ دیکھو کہ کام صحیح ہے۔ کتاب و سنت کے مطابق ہے۔ اللہ تعالیٰ کے قرآن کے مطابق ہے۔ نبی اکرم علیہ السلام کے ارشادات گرامی کے مطابق ہے تو چشم ما روشن دلِ ما شاد۔ پھر قبول کرنا چاہئے زیادہ لوگ ہوں یا نہ ہوں۔ اس میں اعلیٰ قسم کے لوگ ہوں یا نہ ہوں۔ وہ معاملہ نہ ہو جو حضرت نوح علیہ السلام کی قوم نے آنجناب کے ساتھ کیا تھا۔ ﴿ وَمَا نَرٰىكَ اتَّبَعَكَ اِلَّا الَّذِیْنَ هُمْ اَرَاذِلُنَا بَادِیَ الرَّاْیِ ﴾ اے نوحؑ ہم دیکھتے ہیں کہ بڑے بڑے سردار لوگ' بڑے بڑے ذہین لوگ' بڑے بڑے باوجاہت لوگ وہ تو تیرے ساتھ آئے نہیں۔ ہماری قوم کے کچھ ادنیٰ لوگ' کم عقل اور بے وقوف لوگ ہیں جو تیرے پیچھے لگ گئے ہیں۔ اللہ اللہ! میں آپ کو مخلصانہ مشورہ دوں گا کہ ڈاکٹر صاحب کی دعوت کا ساتھ دیں۔ اس میں ہماری دنیا اور عاقبت کی بھلائی ہے۔

گوشہ خواتین

حجاب نے مجھے شناخت' تحفظ اور وقار بخشا

امریکی نو مسلم طالبہ لیلیٰ اوزگر کی ایمان افروز باتیں

ایک وقت تھا جب میں حجاب کو بہت عجیب و غریب تصور کرتی اور اس سے خوفزدہ تھی۔ اس وقت دوسری بہت سی عورتوں کی طرح میں اس بات سے ناآشنا تھی کہ مسلمان خواتین حجاب کا اہتمام کیوں کرتی ہیں؟ جب میں جوان ہوئی تو میرا پہلا خیال اسی خوف پر مبنی تھا کہ کیا اب مجھے حجاب کا اہتمام کرنا پڑے گا جس سے میرے بال چھپ جائیں گے۔

میں نے اس حوالے سے بہت غور و فکر اور لوگوں سے خوب بحث مباحثہ کیا۔ اسی غور و فکر اور بحث و مباحثے کے دوران حجاب کے اصل مقصد سے آشنا ہوگئی یوں میں شعوری طور پر ایک باحجاب لڑکی بن گئی۔

میں حجاب کے عمل سے آہستگی کے ساتھ گزرنے لگی۔ سب سے پہلے میں حجاب کا اہتمام صرف مسجد کے اندر کرتی تھی۔ جب کہ مسجد سے باہر لمبی آستینوں والی شرٹ اور پینٹ پہن کر جاتی تھی۔ لیکن کچھ عرصہ بعد میں نے اپنی زندگی کے اس رخ کو بھی "باحجاب" کرلیا۔ یوں میں سکول میں موسم بہار کی تعطیلات گزارنے کے بعد پہلی مرتبہ حجاب کے ساتھ گئی۔ جب میں گھر سے سکول کی طرف جانے لگی تو عجیب و غریب احساسات و خیالات نے میرا گھیراؤ شروع کر دیا مگر جب سکول پہنچی اور پہلا دن گزارا تو میں اپنے اس تجربے سے بہت محظوظ ہوئی۔ وہاں ہر ایک کی توجہ کا مرکز بننا مجھے بہت دلچسپ لگ رہا تھا۔ تفریح کے وقت میری کلاس فیلوز میرے اردگرد جمع ہوگئیں۔ انہوں نے پہلے حیرانی کا اظہار کیا اور پھر حجاب کے حوالے سے مجھ پر سوالات کی بوچھاڑ کر دی۔ میری ٹیچر خود بھی اس حوالے سے خاصی دلچسپی لے رہی تھیں۔ انہوں نے جب میرے اردگرد کلاس فیلوز کا ہجوم دیکھا تو تجویز پیش کی کہ سوال و جواب کا یہ سلسلہ تاریخ کی کلاس میں بھی جاری رہنا چاہئے۔

یہ چار سال پہلے کی بات ہے۔ اس کے بعد میں نے حجاب کے ان تمام فوائد کا تجربہ بھی کرلیا جو قرآن بیان کرتا ہے۔ سب سے پہلا فائدہ تو یہ ہوا کہ مجھے ایک منفرد شخصیت کی حیثیت سے عزت ملی۔ اب میری حیثیت جنسی کھلونے کی سی نہیں ہے۔ دوسرا فائدہ یہ ہوا کہ میں دور سے ہی بحیثیت مسلمان پہچانی جاتی ہوں۔ حجاب کی بدولت مجھے دوسرے لوگوں کو سمجھنے اور ان کو مجھے سمجھنے میں مدد ملتی ہے۔

اب جب کہ میں ایک باحجاب لڑکی ہوں' میرا اس بات پر یقین کامل ہے کہ کسی کو یہ حق نہیں ہے کہ وہ کسی دوسرے کے حجاب کو طعن و تشنیع کا موضوع بنائے۔ حجاب ان ظاہری اعمال میں سے ایک ہے جو انسان کے باطنی عقیدے کے اظہار کا باعث بنتے ہیں۔

حجاب کی بدولت میرے کردار میں بڑی تبدیلی اور بہتری پیدا ہوئی۔ اب مجھے احساس ہوا ہے کہ بہت سارے لوگ حجاب کے بارے میں منفی خیالات کے مالک کیوں ہیں؟

(بشکریہ "ماہنامہ خواتین میگزین لاہور" مارچ ۹۹ء)

بقیہ : تجزیہ

لے کر ہڑپ کر چکے ہیں' جن کے نام بھی قومی اسمبلی میں ظاہر کرنے سے حکومت نے ہمیشہ اجتناب کیا ہے' ان کو نہ صرف بے نقاب کیا جائے بلکہ اگر وہ قرضے واپس کرنے پر تیار نہ ہوں تو قانون سازی کر کے ان کی جائیدادیں ضبط کی جائیں۔ کم از کم ہمارے بڑے بڑے بنک تو محض ان قرضوں کی واپسی سے مالی طور پر مستحکم ہو جائیں گے۔

۵۔ حکومت کے لئے جب بھی ممکن ہو ڈالر سے روپے کا لنک منقطع کر کے یورو سے جوڑے۔

ہم حکومت اور خصوصاً میاں نواز شریف کی خدمت میں عرض کرتے ہیں کہ آپ نے اقتصادی خوشحالی کے نعرے کی بنیاد پر بھاری مینڈیٹ حاصل کیا تھا۔ یہ خوشحالی بار بار مختلف حیلے بہانوں سے کرنسی کی قدر کم کرنے سے یا بار بار پٹرولیم کی مصنوعات کی قیمتوں میں اضافے سے نہیں آئے گی۔ آج بھی دنیا میں مہنگی ترین بجلی پاکستانیوں کو فراہم کی جا رہی ہے۔ ایسی صورت میں زرعی اور صنعتی شعبوں میں ترقی کیسے ممکن ہے؟ جب تک یہ دونوں شعبے ترقی نہیں کرتے' اقتصادی خوشحالی کا خواب کبھی شرمندۂ تعبیر نہیں ہو سکتا۔

خودکشی کے رجحان کا تدارک ـــــ مگر کیسے؟

ـــــ تحریر : انور کمال میو ـــــ

ایک سروے رپورٹ کے مطابق اس سال جنوری ۹۹ء سے لے کر اب تک کم و بیش اڑھائی سو افراد جن میں تعلیم یافتہ نوجوان، خواتین، سرکاری ملازم اور محنت کش طبقے سے تعلق رکھنے والے افراد شامل ہیں، خودکشی کے مرتکب ہو چکے ہیں۔ شاید ہی کوئی دن ایسا گزرتا ہو جس میں اس قسم کی خبریں پڑھنے یا سننے کو نہ ملیں۔ صورتحال اتنی گھمبیر ہو چکی ہے کہ ہر روز دو چار آدمی اپنے ہی ہاتھوں زندگی کا خاتمہ کر لیتے ہیں۔ یہ سلسلہ کہیں رکنے کا نام نہیں لے رہا اور اس میں روز بروز اضافہ ہی ہو رہا ہے، جس سے معاشرے کا ہر حساس اور درد دل رکھنے والا شخص دل گرفتہ اور پریشان ہے۔ خودکشی کے ان واقعات کے اسباب میں گھریلو جھگڑے، باہمی رنجش، نفسیاتی دباؤ، حصول انصاف میں تاخیر، دولت کی غیر منصفانہ تقسیم اور اس سے پیدا ہونے والی مایوسی بھی شامل ہے۔ اگر ہم ان تمام واقعات کا بغور جائزہ لیں اور تجزیہ کریں تو اس خوفناک صورتحال کے پیچھے غربت، افلاس، بے روزگاری، فاقہ کشی اور تنگ دستی کا ہاتھ نمایاں نظر آئے گا۔ حالات یہاں تک پہنچ چکے ہیں کہ ہر طرف سے مایوس ہونے کے بعد لوگ وزیر اعظم کی کھلی کچہری میں خودکشی کے مرتکب ہو رہے ہیں۔ خودکشی کے اِکا دُکا واقعات تو پہلے بھی ہوتے تھے لیکن جو صورتحال اس وقت پیدا ہو چکی ہے اس کی مثال پاکستان کی گزشتہ پچاس سالہ تاریخ میں نہیں ملتی۔

ہم اپنے ارد گرد کے ماحول پر نظر ڈالیں اور گلی محلوں، بازاروں اور بسوں ویگنوں میں عام آدمی سے بات کریں تو ہر شخص کو نفسیاتی الجھنوں کا شکار پائیں گے۔ ہر شخص اعصابی تناؤ کا شکار ہے، مزاج میں تندی اور تلخی بڑھ گئی ہے، اعتدال اور توازن ختم ہوتا جا رہا ہے، غرض یوں محسوس ہوتا ہے کہ پوری قوم معاشی اور معاشرتی مسائل کی وجہ سے نفسیاتی مریض بن چکی ہے ـــــ ایک طرف یہ بدترین صورتحال ہے اور دوسری طرف ملکی دولت اور وسائل رزق پر قابض چند خاندان اپنے اللوں تللوں میں مصروف ہیں۔ کیا یہ آزاد ریاست اس لئے حاصل کی گئی تھی کہ قومی وسائل پر چند خاندانوں کا قبضہ ہو، وہ لوٹ مار میں مصروف رہیں اور عام آدمی محرومی و مایوسی کا شکار ہو کر خودکشی پر مجبور ہو جائے؟ یہ ریاست تو ہم نے اللہ تعالیٰ سے کئے گئے اس وعدے پر حاصل کی تھی کہ ہم اس ریاست کو دین اسلام کی تجربہ گاہ بنا کر اسلام کا وہ متوازن اور معتدل نظام رائج کریں گے جس میں سود سے پاک اور نظام زکوٰۃ سے بھرپور مالیاتی نظام رائج ہو گا، جس میں کسی کے بھوک اور افلاس سے مرنے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ اس ملک میں دین اسلام کا عدل و قسط پر مبنی وہ عادلانہ نظام نافذ کیا جائے گا جس میں فوری اور سستا انصاف ہر شخص کو اس کے گھر کی دہلیز پر فراہم ہو گا، اس معاشرے میں کسی ظالم کو کسی شخص پر ظلم اور زیادتی تو دور کی بات ہے، ٹیڑھی آنکھ سے دیکھنے کی جرأت بھی نہیں ہو گی، کجا یہ کہ مظلوم شخص عدالتوں میں دھکے کھا کر اور بددل و مایوس ہو کر خود ہی موت کے منہ میں چلا جائے جبکہ ظالم "باعزت" بری ہو کر سرعام دندناتے پھریں۔ اسلام نے ایسا معاشرتی نظام دیا ہے جس میں ہر مرد و عورت کے حقوق و فرائض متعین ہیں جن پر عمل پیرا ہو کر باہمی رنجش، تنازعات اور گھریلو جھگڑے پیدا ہی نہیں ہوتے۔

الغرض ہمارے تمام مسائل کا حل ہاتھی کے پاؤں میں سب کا پاؤں کے مصداق صرف نظام خلافت کے نفاذ میں ہے اور اسلام کے عادلانہ نظام پر عمل پیرا ہونے میں ہی ہماری فلاح و کامرانی مضمر ہے۔ بھاری مینڈیٹ کے حامل اہل اقتدار طبقہ سے دست بستہ گزارش ہے کہ مملکت خداداد پاکستان میں نظام خلافت کے نفاذ کے لئے سنجیدگی اور خلوصِ نیت سے پیش قدمی کریں اور عوام کے گھمبیر مسائل سے پہلوتہی کرنے کے بجائے ہنگامی بنیادوں پر ایسی ٹھوس اور قابل عمل پالیسیاں مرتب کریں جن سے مہنگائی اور بے روزگاری کا خاتمہ ہو سکے۔ اس کے لئے ضروری ہے کہ :

① سود، جسے جاری رکھ کر ہم اللہ اور اس کے رسول کے خلاف حالت جنگ میں ہیں، فوری طور پر ختم کر کے اندرون ملک اور بیرون ملک سود کی ادائیگی بند کر دی جائے، اس سے ہمارے بجٹ پر سے بہت بڑا بوجھ اتر جائے گا۔ ہمارے ملکی وسائل کا بیشتر حصہ سود کی ادائیگی میں صرف ہو جاتا ہے جس سے عوام کو آئے روز کی ہوشربا مہنگائی اور بھاری ٹیکسوں کا سامنا کرنا پڑتا ہے، اس سے عوام کی ذہنی پریشانی، بے چینی اور چڑچڑے پن میں اضافہ ہوتا ہے، جسے بعض کم ہمت لوگ برداشت نہیں کر پاتے اور اپنی زندگی کا خاتمہ کر لیتے ہیں۔ جوئے اور سٹے کا کاروبار، راتوں رات کروڑپتی بننے کی انعامی سکیمیں بھی عوام میں حرص، لالچ، طمع اور محنت سے فرار جیسے منفی رویوں کے پروان چڑھنے کا باعث بن رہی ہیں اور اندر ہی اندر انسان کے اخلاق و کردار کو گھن کی طرح کھانے کے علاوہ معاشرے میں فساد کا باعث بھی بن رہی ہیں۔ ان کا فوری خاتمہ ہونا چاہئے۔

② اسلامی تعلیمات کی روشنی میں عدل و انصاف کی فراہمی وقت کی اہم ترین ضرورت ہے۔ انصاف کے حصول پر آنے والے بے انتہا اخراجات اور اس میں بے جا تاخیر کے سبب غریب کے لئے انصاف کا حصول تقریباً ناممکن ہو گیا ہے۔ دوسرے معاملات کی طرح ہم نے اب تک برطانوی سامراجی نظام کو ہی متبرک شے سمجھ کر برقرار رکھا ہوا ہے۔ اسلامی کا عدالتی نظام اگر نافذ العمل ہو جائے تو ان شاء اللہ امن و امان کی صورتحال میں خاطر خواہ بہتری پیدا ہو گی اور ظلم کی چکی میں پستے ہوئے عوام کو سکھ کا سانس لینا نصیب ہو گا۔ اس وقت عوام کا انتظامیہ اور پولیس سے اعتماد ختم ہو چکا ہے۔ عدالتی نظام کی اصلاح کے ساتھ ساتھ پولیس کی اصلاح بھی ضروری ہے کیونکہ بہت سے لوگ ان کے رویہ سے تنگ آ کر خودکشی کا ارتکاب کر چکے ہیں۔ گزشتہ دنوں اسلم پرویز نامی شخص نے ٹریفک پولیس کی زیادتیوں سے تنگ آ کر اپنے بچوں کے لئے روزی کا سہارا بننے والی اپنی ہی بس کو آگ لگا دی۔ پولیس نے اس سے اظہار ہمدردی کرنے کی بجائے الٹا اسے قید کر دیا۔ وہ تو عدالت عالیہ کے جج محمد نسیم چوہدری صاحب نے از خود نوٹس لے کر اس بیچارے کو قید سے رہائی دلائی اور ذمہ دار حضرات کے خلاف مناسب کارروائی کا حکم دیا۔

③ غریبوں، ناداروں، بیواؤں اور یتیموں کی کفالت کے لئے اسلام نے زکوٰۃ کا جو بھرپور نظام تشکیل دیا ہے اس کا مکمل نفاذ کیا جائے تاکہ ارتکازِ دولت کی حوصلہ شکنی ہو اور حالات کے ستائے ہوئے لوگوں کی داد رسی کا مناسب سامان ہو سکے۔ مختلف فلاحی اور دینی تنظیموں کو بھی چاہئے کہ وہ عوام سے صدقات اور زکوٰۃ کا مال خدمت دین اور فلاح و بہبود کے نام پر ہتھیانے کی بجائے اسے اصل حق داروں یعنی غریب اور ضرورت مند لوگوں تک نہ صرف پہنچنے دیں بلکہ پہنچائیں۔ بقرعید کے دنوں میں دینی و فلاحی تنظیموں اور جماعتوں کے لوگ جس طرح قربانی کی کھالوں کی طرف لپکتے ہیں، اس سے کیا کوئی تصور کر سکتا ہے کہ کوئی کھال کسی غریب تک بھی پہنچتی ہو گی، جو اس کے اصل حقدار ہیں۔ یہی حال زکوٰۃ و صدقات کا ہے کہ شاید ہی اس کا عشر عشیر بھی پریشان حال غریب و غرباء تک پہنچ پاتا ہے البتہ یہ مال خدمت خلق اور خدمت دین کے پردے میں اپنی سیاست چمکانے کا ذریعہ ضرور بنتا ہے۔

④ الیکٹرانک اور پرنٹ میڈیا سے فحاشی، عریانی اور نمود و نمائش کے خاتمے کے لئے مناسب قانون سازی کی جائے۔ ٹی وی، وی سی آر کے ذریعے عشقیہ داستانوں سے بھرپور فلموں، ڈراموں اور لچرپن کے حامل ناچ گانوں کی سوچی سمجھی یہودی سازش کے ذریعے ہمارے خاندانی نظام اور نئی نسل کو تباہ کیا جا رہا ہے۔ نوجوان لڑکے اور لڑکیاں انہی رومانوی داستانوں سے متاثر ہو کر ایک دوسرے سے عہد و پیمان اور محبت کی پینگیں بڑھاتے ہیں اور پھر "محبت" میں ناکامی پر ایک یا دونوں خودکشی کا ارتکاب کر کے حرام موت کو گلے لگا لیتے ہیں۔ اخبارات و رسائل خودکشی کرنے والے حضرات کو ہیرو بنا کر پیش کرنے کے بجائے اس رویے کی مذمت اور حوصلہ شکنی کریں اور عوام کو احتجاج کے جائز راستوں سے آگاہ کریں۔

(باقی صفحہ ۱۰ پر)

نائب امیر اور ناظم اعلیٰ کا چار روزہ دورۂ کراچی

—— مرتب : محمد سمیع' معتمد حلقہ سندھ ——

حلقۂ سندھ کی مجلس مشاورت کے سابقہ اجلاس میں اس بات پر تشویش کا اظہار ہوا تھا کہ ناظم اعلیٰ کا حلقہ سندھ کا تنظیمی دورہ شاذ ہی ہوا کرتا ہے اور نائب امیر تو اپنے اس عہدے پر فائز ہونے کے بعد بالکل ہی تشریف نہیں لائے جبکہ انہیں امیر محترم کے دورۂ حلقۂ سندھ کے دوران ان کے ہمراہ ہونا چاہئے۔ اجلاس کے فیصلے کے مطابق اس حوالے سے مرکز کو ایک خط بھی روانہ کردیا گیا۔ لیکن وہ جو کہتے ہیں کہ دل کو دل سے راہ ہوتی ہے' ہمارے ان اکابرین نے خط کے پہنچنے سے قبل ہی کراچی کے دورہ کا پروگرام بنالیا اور ۱۳/ مئی کو کراچی تشریف لے آئے۔

13 مئی

سفر کی تکان دور کرنے کے لئے تھوڑی دیر آرام کے بعد یہ دونوں حضرات رفقاء تنظیم اسلامی کراچی ضلع شرقی ① اور ② سے ملاقات کے لئے نوید عمر صاحب کی رہائش گاہ واقع گلشن اقبال پہنچے جہاں بعد نماز مغرب پروگرام کا باقاعدہ آغاز ہوا۔ امیر حلقہ محمد نسیم الدین صاحب نے اس اجتماع کی غرض و غایت اور طریقۂ کار بیان فرمایا۔ ان کے بعد تنظیم اسلامی کراچی ضلع شرقی ① کے امیر نوید عمر نے اپنا ذاتی اور تنظیم کا عمومی تعارف کروایا۔ بعد ازاں ذمہ داران نے اپنا اپنا تعارف کروایا۔ اس کے بعد تنظیم اسلامی کراچی ضلع شرقی ② کے امیر اعجاز لطیف صاحب اور دیگر رفقاء نے اپنا مختصر تعارف کروایا۔ اس کے بعد سوال و جواب کی نشست منعقد ہوئی۔

سب سے پہلے تنظیم شرقی ① کے ناظم بیت المال زاہد اقبال صاحب نے سوال کیا کہ کیا سودی اداروں میں ملازمت کرنے والوں کی تنظیم میں شمولیت کے بارے میں پالیسی میں کوئی تبدیلی ہوئی ہے؟ ان کے سوال کا جواب دیتے ہوئے نائب امیر حافظ عاکف سعید صاحب نے کہا کہ تنظیم کے پہلے تین سالہ دور میں دستوری نظام اختیار کیا گیا تھا۔ اس خیال کے تحت کہ وہ اکابرین جماعت اسلامی جنہوں نے امیر محترم کے بعد جماعت اسلامی سے علیحدگی اختیار کی تھی' آگے بڑھ کر تنظیم کی قیادت سنبھالیں لیکن جب ان میں سے کوئی بھی سامنے نہ آیا تو ہم نے تنظیم میں شمولیت کی بنیاد بیعت سمع و طاعت فی المعروف پر رکھی۔ بتدریج "نظام بیعت" کے مختلف گوشے وا ہوتے چلے گئے اور ہم نے محسوس کیا کہ ایسے لوگ جو سودی اداروں میں ملازمت کرتے ہیں' اگر بیعت کرنا چاہیں تو ہم انہیں منع نہیں کرسکتے البتہ انہیں ترغیب و تشویق دیتے رہیں گے کہ وہ متعلقہ ادارے کی ملازمت ترک کرکے روزگار کے متبادل جائز ذرائع تلاش کرتے رہیں۔

راشد یار خان صاحب نے تجویز پیش کی کہ ایسے افراد سے اعانت نہ لی جائے تاکہ ان پر اس حوالے سے ایک نفسیاتی دباؤ رہے۔ ان کی تجویز نوٹ کرلی گئی۔

طارق سعید صاحب کے متحدہ اسلامی انقلابی محاذ کے بارے میں سوال کا جواب دیتے ہوئے ناظم اعلیٰ ڈاکٹر عبدالخالق صاحب نے بتایا کہ چار جماعتوں پر مشتمل یہ محاذ قائم ہو چکا ہے۔ دیگر دینی جماعتوں کے لئے بھی دروازے کھلے ہیں۔ رابطہ کمیٹی اور دستوری کمیٹی تشکیل دی جاچکی ہے۔ ان شاء اللہ ۶/ جون کو اس محاذ کا سربراہی اجلاس منعقد ہوگا۔

نظام تربیت کے بارے میں نوید عمر صاحب نے سوال کیا کہ کیا ہم اس کے مطلوبہ نتائج حاصل کر رہے ہیں؟ رپورٹس کے بارے میں ہر سطح پر جو دشواریاں درپیش ہیں ان کا بھی انہوں نے تذکرہ فرمایا۔ ملتزم قرار دیئے جانے کی شرائط پر بھی انہوں نے گفتگو کی اور کہا کہ ان مسائل پر مرکزی مجلس عاملہ یا شوریٰ کے اجلاسوں میں غور کیا جائے۔

ان کی گفتگو میں شامل نکات نوٹ کرلئے گئے۔ البتہ نظام تربیت کے حوالے سے گفتگو کرتے ہوئے ڈاکٹر عبدالخالق نے کہا کہ تربیت گاہیں نظام تربیت کا حصہ نہیں۔ تربیت کا اصل مقام مقامی سطح پر ہے اور یہ ذمہ داری رفقاء کی ہے۔ بدقسمتی سے ہم رفقاء کو ان کی ذمہ داریاں اب تک باور نہ کرا سکے۔ ان کی تربیت کے لئے تربیت گاہوں کے سلسلے مقامی سطح پر شروع کئے جانے چاہئیں۔

وسیم احمد صاحب کے اس سوال کے جواب میں کہ تبلیغی جماعت کو متحدہ اسلامی محاذ میں شرکت کے لئے دعوت کیوں نہیں دی جاتی' انہوں نے کہا تبلیغی جماعت تو اسلامی انقلاب کی داعی ہے ہی نہیں۔ وہ تو فرد کی اصلاح کا کام کرتے ہیں۔

راشد یار خان صاحب نے مقام تربیت کے حوالے سے کچھ تجاویز پیش کیں۔ انہیں کہا گیا کہ وہ یہ تجاویز تحریر کی صورت میں نسیم الدین صاحب کے حوالے کردیں۔ محمد عمران خان صاحب نے کہا کہ اکابرین کے بارے میں بہت زیادہ تقدس اور ان کے لئے پروٹوکول کا اہتمام کرنا مناسب نہیں۔ ان کے دورے متواتر ہوتے رہنے چاہئیں۔ حافظ عاکف سعید صاحب نے فرمایا کہ تنظیم میں اکابرین کو کوئی تقدس حاصل نہیں اور نہ ہی کسی قسم کا پروٹوکول کا اہتمام کیا جاتا ہے۔ البتہ دوروں میں بتدریج اضافوں پر ممکنہ حد تک غور کیا جائے گا۔

آخر میں حافظ عاکف سعید صاحب نے سورۃ الاعراف کے حوالے سے تذکیری گفتگو کرتے ہوئے کہا کہ دجالی فتنہ کے اس دور میں جبکہ لذات دنیوی نے لوگوں کو عموماً غلبۂ دین کی جدوجہد سے غافل کر رکھا ہے' کچھ لوگوں کا اس جدوجہد میں شامل رہنا مقام شکر ہے۔

بعد نماز عشاء شرکاء کو عشائیہ دیا گیا جس کے بعد یہ اجتماع اختتام کو پہنچا۔

14 مئی

حافظ عاکف سعید صاحب نے قرآن اکیڈمی کی مسجد جامع القرآن میں اجتماع جمعہ سے خطاب فرمایا۔ سورۃ الحدید کی آیات کی روشنی میں انہوں نے انسانی زندگی کے مختلف ادوار میں انسان کی توجہ کا ارتکاز بننے والے امور پر گفتگو کی اور حیاتِ دُنیوی کا حیاتِ اُخروی سے تقابل پیش کرتے ہوئے اس وقفۂ امتحان کے دوران عمل کے نتیجے میں اخروی زندگی میں انسان کو جو کچھ حاصل ہوتا ہے اس کا تذکرہ کیا۔

ظہرانے کے دوران نائب امیر اور ناظم اعلیٰ کی ڈاکٹر دلدار احمد قادری سے ملاقات کا اہتمام کیا گیا۔ موصوف کچھ عرصے قبل تک ڈاکٹر طاہر القادری کی تحریک منہاج القرآن سے جنرل سیکرٹری کی حیثیت سے وابستہ تھے۔ اب وہ علمی کاموں میں مصروف ہیں اور تحریک آگہی کے نام سے کام کر رہے ہیں۔ انہوں نے فرمایا کہ معاشرے میں دین کی آگہی کو عام کرنے کے لئے ایک (Intellectual Forum) ہونا چاہئے جس میں اہل علم شامل ہوں اور اس سلسلے میں وہ تنظیم اسلامی کا تعاون حاصل کرنا چاہتے ہیں۔ حافظ عاکف سعید صاحب نے ان سے گذارش کی کہ وہ اپنی تجویز کو تحریری شکل دیں تاکہ اس پر غور و فکر ہوسکے۔

بعد ازاں یہ قافلہ تنظیم اسلامی کراچی ضلع غربی کے دفتر واقع اورنگی ٹاؤن پہنچا جہاں ان کا ایک روزہ پروگرام جاری تھا۔ حسب معمول پہلے تنظیم کے امیر عابد جاوید خاں صاحب نے اپنا اور اپنی تنظیم کا تفصیلی تعارف پیش کیا' بعد ازاں' انہوں نے ذمہ دارانِ تنظیم اور پھر تمام رفقاء کا تعارف کروایا۔ سوال و جواب کے سیشن میں سب سے پہلے عابد جاوید خان صاحب نے مرکزی انجمن خدام القرآن کے بقایا جات کی ادائیگی کے بارے میں دشواریوں کا تذکرہ کیا۔ ڈاکٹر عبدالخالق نے فرمایا کہ مرکزی انجمن کو خط لکھ کر اب تک کے بقایا جات کی تفصیلات منگوالیں۔ احمد خان صاحب نے کہا کہ امیر محترم کی کتابوں کو آسان زبان میں شائع کرنے کا اہتمام کیا جائے کیونکہ رفقاء کے لئے ان کو سمجھنے میں کافی دشواریاں پیش آتی ہیں۔ حافظ عاکف سعید صاحب نے فرمایا کہ لٹریچر کے اجتماعی مطالعہ کا اہتمام کیا جائے۔ انہوں نے یہ بھی کہا کہ لغات الاعراب کے عنوان سے حافظ احمد یار خان مرحوم کے سلسلۂ مضامین کو کتابی شکل دی جانی چاہئے۔ حافظ عاکف سعید صاحب نے فرمایا کہ یہ معاملہ زیر غور ہے تاہم اس کے لئے وقت درکار ہے۔ ہمایوں اختر صاحب نے کہا کہ امت مسلمہ کی عمر کے حوالے سے جو سلسلۂ مضامین شائع ہوا ہے اس کے مطابق تو اب دنیا کے اختتام میں بہت تھوڑا عرصہ رہ گیا ہے۔ اس پس منظر میں پاکستان اور تنظیم اسلامی کا کیا مقام ہے؟ حافظ عاکف سعید صاحب نے فرمایا کہ تمام باتوں کا حاصل دینی فرائض کی ادائیگی ہے۔ ہر شخص کا

بنیادی مسئلہ اس کی اُخروی نجات ہے۔ ضرورت اس بات کی ہے کہ نتائج کی پرواہ کئے بغیر وسائل لگا اور کھپا دیئے جائیں۔ یہی انبیاء علیہم السلام سے تحریک شہیدین تک تمام دینی جدوجہد کا لب لباب ہے۔ ظاہر ہے کہ دنیوی اعتبار سے ہر ایک کو کامیابی تو حاصل نہ ہوئی۔ تاہم انہوں نے اپنے رب کے حضور معذرت پیش کرنے کا سامان تو کر لیا۔ ہم جو آج کر رہے ہیں ضروری نہیں کہ اس کے نتائج آج ہی ظاہر ہو جائیں۔ افغانستان میں جو کچھ ہوا وہ تحریک ولی اللہی کی مساعی کا نتیجہ ہی تو ہیں۔

آخر میں حافظ عاکف سعید صاحب نے سورۃ العصر کے حوالے سے مختصر گفتگو فرمائی۔ انہوں نے کہا کہ کامیابی کے عمومی تصور کو سورۃ العصر زائل کرنے والی ہے۔ کیونکہ انسان تو خسارے سے لازماً دوچار ہونے والا ہے۔ سوائے اس کے جس نے ایمان' عمل صالح' تواصی بالحق اور تواصی بالصبر پر عمل کیا۔ انہوں نے کامیابی کے ان لوازم کی مزید تشریح کرتے ہوئے فرمایا کہ ایمان و عمل لازم و ملزوم ہیں کیونکہ عمل ایمان ہی کا لازمی نتیجہ ہے۔ اسی طرح آج کے دور میں تواصی بالحق کا فریضہ انجام نہیں دیا جا سکتا جب تک کہ اقامت دین کی جدوجہد میں شمولیت اختیار نہ کی جائے اور صبر کے مراحل بھی تبھی درپیش آئیں گے۔ چنانچہ ہم پر لازم ہے کہ اصل سبق کو اپنے ذہنوں میں تازہ کرتے رہیں۔

اس کے بعد اکابرین کا یہ قافلہ تنظیم اسلامی ضلع وسطی (۱) کے دفتر پہنچا جہاں وسطی (۱) اور (۲) کے رفقاء منتظر تھے۔ وہاں بھی تعارف کا عمل دہرایا گیا۔ نماز عشاء کے بعد سوال و جواب کی نشست ہوئی۔ عبدالحمید صاحب نے خواہش ظاہر کی کہ تنظیم اسلامی اور تبلیغی جماعت مل کر کام کریں تو بڑا اچھا ہو۔ بیشتر سوالات متحدہ اسلامی انقلابی محاذ کے بارے میں تھے جن کے جوابات ڈاکٹر عبدالخالق صاحب نے دیئے۔

آخر میں حافظ عاکف سعید صاحب نے سورۃ الزمر کی آیات پر گفتگو کرتے ہوئے کہا کہ یہ وہ آیات ہیں جو ایک مسلمان کو سب سے زیادہ محبوب ہونی چاہئیں۔ ان آیات میں اللہ تعالیٰ کا انداز تخاطب بہت پیارا ہے اور یہ امید بندھانے والی آیات ہیں۔ انسان کتنا ہی بڑا گناہ گار کیوں نہ ہو اگر وہ خلوص دل کے ساتھ اللہ کے حضور توبہ کر لے تو اللہ اسے معاف کر دیتا ہے۔ شرط یہ ہے کہ وہ اپنے گناہوں پر نادم ہو' آئندہ گناہ نہ کرنے کا عزم کر لے اور اللہ تعالیٰ سے استقامت کی توفیق طلب کرتا رہے۔ جو لوگ دینی فرائض کی ادائیگی میں کوتاہی کے مرتکب ہوں انہیں ان آیات کو ہمیشہ اپنے ذہنوں میں مستحضر رکھنا چاہئے۔

15 مئی

محترم حافظ عاکف سعید صاحب اور محترم عبدالخالق صاحب نے کراچی جنوبی اور شرقی (۳) کے رفقاء سے ملاقات کی اور یہ پروگرام بعد نماز مغرب سے شروع ہو کر عشاء کی نماز کے وقفے کے ساتھ رات ساڑھے دس بجے تک جاری رہا۔ اس پروگرام میں جنوبی کے ۳۲ رفقاء' شرقی تنظیم (۳) کے ۱۵ رفقاء اور تین منفرد رفقاء شریک ہوئے۔

امیر تنظیم اسلامی حلقہ سندھ نے پروگرام کا مقصد و تعارف بیان کرتے ہوئے کہا کہ ہماری یہ بڑی خوش قسمتی ہے کہ ہمارے درمیان دو اکابرین تنظیم موجود ہیں۔ ہماری خواہش تھی کہ دونوں اکابرین کی کراچی کی مختلف تنظیموں سے ملاقات کرائی جائے اور ان سے درخواست کی جائے کہ وہ ہمیں کچھ تذکیر و نصیحت فرمائیں۔ ایسے پروگرام کراچی کی دوسری مقامی تنظیموں میں ہو چکے ہیں جبکہ جنوبی اور شرقی (۳) کے رفقاء کے لئے یہ پروگرام آج ہو رہا ہے۔ انہوں نے پروگرام کی ترتیب بتاتے ہوئے کہا کہ پہلے اُمراء اپنا اور اپنی تنظیم کا تعارف کرائیں گے پھر نقباء اپنے اور اپنے اسرہ کے پروگراموں کے بارے میں بتائیں گے۔ اس کے بعد رفقاء کو نائب امیر حافظ عاکف سعید سے سوالات کرنے کا موقع ہو گا اور آخر میں نائب امیر تذکیری کلمات ادا فرمائیں گے۔ چنانچہ پہلے جنوبی تنظیم کے امیر عبداللطیف عقیل صاحب نے اپنا اور تنظیم کا تعارف کرایا۔ اس کے بعد جنوبی تنظیم کے نقبا نے اپنا اور اسروں کا تعارف کرایا۔ پھر رفقا نے اپنا تعارف کرایا۔ اس کے بعد شرقی (۳) کے امیر جناب نوید احمد صاحب نے اپنا اور اپنی تنظیم کا تعارف کروایا اس کے بعد نقبا اور رفقاء نے اپنا تعارف کروایا۔ عشاء تک یہ پروگرام جاری رہا۔ عشاء کے بعد سوال و جواب کا پروگرام ہوا۔ رفقاء نے زیادہ تر متحدہ اسلامی انقلابی محاذ کے حوالہ سے نائب امیر صاحب سے سوالات کئے جس کے بہت عمدگی سے نائب امیر صاحب نے تسلی بخش جواب دیئے۔ آخر میں نائب امیر صاحب نے سورۃ قصص کی آیات ۸۳ تا ۸۵ کی روشنی میں آخرت کی اہمیت بیان کرتے ہوئے کہا کہ ہمیں اسی کو اپنا مقصود بنانا چاہئے اور اسی کا طالب ہونا چاہئے کیونکہ ان آیات میں فرمان خداوندی ہے کہ یہ دار آخرت ہم انہیں لوگوں کے لئے خاص رکھیں گے جو زمین میں غرور اور اقتدار کے طالب نہیں ہیں اور انجام کار کی کامیابی خدا سے ڈرنے والوں' اس کی نافرمانی سے بچنے والوں کے لئے ہے۔ جو نیکی کما کر لائے گا اس کے لئے اس سے بہتر صلہ ہے اور جو بدی کما کر لائے گا تو بدی کمانے والوں کو وہی بدلہ میں ملے گا جو وہ کر کے آئیں گے۔

بقیہ : تمدن و معاشرت

(۵) ہمارے علماء اور واعظین حضرات عوام کو خود کشی جیسی بزدلانہ حرکت پر دنیا و آخرت کے نقصان اور عذاب سے آگاہ کریں کہ خود کشی کا ارتکاب کرنے والے آخرت میں کبھی بھی اللہ کی بخشش کے حقدار نہ ہوں گے' یوں ذلت و رسوائی ان کا مقدر بن جائے گی۔ ائمہ مساجد اور علماء عوام الناس کے ذہنوں میں فکر آخرت راسخ کرنے کے ساتھ اللہ تعالیٰ پر پختہ اعتقاد اور راضی بہ رضائے رب رہنے جیسی صفات پیدا کریں۔ زندگی انسان کے پاس خدا کی امانت ہے' اُسے یہ حق نہیں دیا گیا کہ وہ اس امانت میں خیانت کرے۔ اللہ کی رحمت اور نعمتوں کا حقدار ہونے کے لئے ہمیں تکالیف اور مصائب کو آزمائش سمجھتے ہوئے ان سے نبرد آزما ہونا چاہئے کیونکہ ایک مسلمان کے لئے سکون کی تلاش میں خود کو ختم کرنا آخرت کی زندگی برباد کرنے کے مترادف ہے۔

"زبانِ پوپ کو نقارۂ خدا سمجھو!"

Pope "should rule over all Christians"

CHURCH of England leaders have proposed that the Pope be given authority over all Christians.

Anglican bishops agreed with Catholic colleagues that Christians should be united under the Pontiff's authority.

Welcoming the report, Archbishop of Canterbury Dr George Carey said yesterday : "In a world torn apart by violence and division, Christians need urgently to be able to speak with a common voice."

چرچ آف انگلینڈ کے زعماء نے تجویز پیش کی ہے کہ تمام فرقوں سے متعلق عیسائیوں کے اوپر "پوپ" کا اختیار تسلیم کر لیا جائے۔ انہوں نے رومن کیتھولک عیسائیوں سے اتفاق کیا ہے کہ تمام عیسائیوں کو "پوپ" کی قیادت میں متحد ہو جانا چاہئے۔ اس خبر کا خیر مقدم کرتے ہوئے کنٹربری کے آرچ بشپ ڈاکٹر جارج کیری نے کہا کہ آج کی دنیا میں' جو تقسیم اور تشدد کا شکار ہے' عیسائیوں کو اس امر کی شدید ضرورت ہے کہ مختلف معاملات میں وہ واحد اور مشترکہ موقف اختیار کریں۔

(میٹرو/۱۵ مئی ۹۹ء)

کاروانِ خلافت منزل بہ منزل

اسرہ قرآن کالج کا دعوتی پروگرام

اسرہ ایک سالہ رجوع الی القرآن کورس کے رفقاء نے ایک سالہ کورس کا اختتام نزدیک ہونے کی وجہ سے اپنا ہفتہ وار دعوتی پروگرام اسرہ قرآن کالج کے حوالے کر دیا۔ چنانچہ اس بار ۱۴/ مئی ۹۹ء بروز جمعۃ المبارک قرآن آڈیٹوریم میں منعقد ہونے والا دعوتی پروگرام اسرہ قرآن کالج کے زیر اہتمام منعقد ہوا۔ جس میں "نیکی اور تقویٰ کی حقیقت" کے موضوع پر ڈاکٹر اسرار احمد صاحب کی ویڈیو کیسٹ دکھائی گئی۔ اس پروگرام کا دورانیہ ۴۵ منٹ ہوتا ہے۔ اس سے پہلے بھی اسی موضوع پر دو نشستیں ہو چکی تھیں جس میں نیکی کے مختلف تصورات واضح کئے گئے تھے۔ اس پروگرام میں سورۃ البقرہ کی آیت ۱۷۷ کی روشنی میں نیکی کی اصل حقیقت بیان کی گئی تھی یعنی نیکی صرف یہی نہیں کہ اپنے چہروں کو مشرق یا مغرب کی طرف پھیر دو۔ بلکہ نیکی یہ ہے کہ اللہ پر ایمان ' آخرت پر ایمان ' فرشتوں پر ایمان ' کتابوں پر ایمان ' اور نبیوں پر ایمان لایا جائے۔ کیونکہ نیکی کی روح ایمان ہے۔ ایمان کے بغیر کوئی عمل خواہ کتنا ہی بڑا ہو ' نیکی نہیں ہوگی۔ پروگرام کے اختتام پر جناب نوید احمد عباسی نے شرکاء کے سوالوں کے جواب دیئے۔ (رپورٹ : ذیشان دانش خان)

اسرہ بھکڑیوالی کی دعوتی سرگرمیاں

نقیب اسرہ ڈاکٹر ظفر اللہ خان کے کلینک پر ۸' ۹ اور ۱۰ محرم الحرام کو ایک سہ روزہ پروگرام تشکیل دیا گیا جس میں روزانہ صبح ۷ بجے سے ۸ بجے تک ایک گھنٹہ پروگرام ہوتا تھا۔ پہلے دن ڈاکٹر ظفر اللہ خان نے "نبی اکرم ﷺ سے ہمارے تعلق کی بنیادیں" کے موضوع پر اظہار خیال کیا۔ دوسرے دن امیر تنظیم اسلامی ڈسکہ جناب محمد اشرف ڈھلوں نے واقعۂ کربلا کے پس منظر پر خطاب کیا۔ ۱۰ محرم الحرام کو نقیب اسرہ ڈاکٹر ظفر اللہ خاں نے "فرائض دینی کا جامع تصور" کے موضوع پر گفتگو کی۔

اسرہ بھکڑیوالی کی حالیہ دعوتی سرگرمیاں بار آور ثابت ہوئیں۔ چنانچہ تین رفقاء جناب خالد لقمان ' جناب امتیاز احمد اور جناب قیصر محمود معاونین تنظیم اسلامی میں شامل ہوئے ہیں۔ (رپورٹ : امان اللہ)

حلقہ پنجاب شمالی کا ماہانہ شب بسری پروگرام

۸/ مئی بروز ہفتہ حلقہ پنجاب شمالی کے زیر اہتمام مقامی تنظیموں کا مشترکہ شب بسری پروگرام ہوا۔ اس پروگرام کے ذریعے جہاں رفقاء کو باہم مل بیٹھنے کا موقع میسر آتا ہے وہاں دینی فکر کو تازہ کرنے کا موقع بھی حاصل ہوتا ہے۔ شب بسری پروگرام کا آغاز درس قرآن سے ہوا جو اشتیاق حسین صاحب نے دیا۔ انہوں نے بتایا کہ اللہ تعالیٰ نے تمام انبیاء کو زمین پر فساد روکنے کے لئے لائحہ عمل دیا۔ جن لوگوں نے اس لائحہ عمل کو ماننے سے انکار کر دیا ان کی قیامت میں کوئی بات نہیں سنی جائے گی۔ لیکن جو لوگ دنیا میں توبہ کریں گے اور انبیاء کے دیئے ہوئے لائحہ عمل کو اختیار کریں گے ' انہیں اللہ کی رضا حاصل ہو جائے گی۔ دنیا میں اگر اپنی مرضی کی زندگی بسر کی جائے تو میدان حشر میں توبہ قابل قبول نہ ہوگی۔ چنانچہ انفرادی و اجتماعی زندگی میں اللہ کے دین کو غالب کئے بغیر ہم اللہ کی رحمت کے حقدار نہیں بن سکتے۔

درس کے بعد سوال و جواب ہوئے۔ چائے کے وقفہ کے بعد دوسری نشست میں راحیل افضل ملک نے لزوم بیعت پر لیکچر دیا۔ بعد ازاں سوال و جواب ہوئے اور نظم جماعت کے موضوع پر مذاکرہ ہوا۔ مذاکرہ کے بعد حالات حاضرہ پر جناب عبدالمجید طارق نے خطاب کیا۔ (رپورٹ : رؤف اکبر)

تنظیم اسلامی لاہور شمالی کے تحت ہونے والے دروس قرآن کے حلقہ جات

☆ برمکان سجاد حسین ' افضل پارک نیو شاد باغ لاہور '
مدرس : محترم عبدالرزاق ' بروز اتوار بعد نماز مغرب

☆ مسجد نور المعروف ایک میناروالی چوک مارکیٹ گلستان کالونی مصطفیٰ آباد لاہور '
مدرس : اقبال حسین ' بروز اتوار بعد نماز مغرب۔

☆ جامع مسجد مدینہ اہل حدیث گلی نمبر ۱۶ نزد ٹیوب ویل تیزاب احاطہ لاہور۔
مدرس : مرزا محمود الحسن ' روزانہ بعد نماز فجر

اسرہ یونیورسٹی پشاور کا فہم القرآن پروگرام

تنظیم اسلامی پشاور اسرہ یونیورسٹی کے زیر اہتمام چھ روزہ فہم القرآن کورس کا انعقاد ۶ تا ۱۱/ مئی ۹۹ء نیو ہاسٹل پشاور یونیورسٹی بی بلاک میں ہوا۔ روزانہ بعد نماز مغرب تیس منٹ کے خطاب کے علاوہ سوال و جواب کی نشست بھی ہوتی رہی۔ پہلے دن انجینئر یوسف علی نے "جہاد بالقرآن و ایمان بذریعہ قرآن" کے موضوع پر گفتگو کی۔ انہوں نے واضح کیا کہ ایمان حقیقی کے حصول کا سب سے بڑا ذریعہ قرآن حکیم ہے اور جہاد و قتال فی سبیل اللہ کا صحیح مفہوم تبھی سمجھ میں آسکتا ہے جب قرآن کم از کم معروضی طور پر پڑھا جائے۔ دوسرے روز انجینئر طارق خورشید نے "اسلام دین ہے یا مذہب؟" کے موضوع پر خطاب کیا۔ تیسرے دن انجینئرنگ یونیورسٹی پشاور کے لیکچرار جناب جمشید عبداللہ نے "اسلام ' سود اور تجارت" کے موضوع پر سیر حاصل گفتگو کی اور حاضرین کے سوالات کے جوابات دیئے۔ چوتھے دن انجینئر طارق خورشید نے "اسلام اور پاکستان" کے موضوع پر خطاب کرتے ہوئے کہا کہ پاکستان کا استحکام منافقت کے طرز عمل کو ختم کئے بغیر ممکن نہیں۔

پانچویں دن انجینئر یوسف علی نے "دین اسلام کیا چاہتا ہے؟" کے حوالے سے فرائض دینی پر گفتگو کی اور سوالات کے جوابات دیئے۔ آخری دن پروگرام کے ثمرات سمیٹنے کے لئے تنظیم اسلامی حلقہ سرحد کے سینئر رفیق جناب ضمیر اختر کو رسالپور سے بلوایا گیا۔ ان کے ہمراہ عمران احسن ' جناب صفدر صاحب و دیگر احباب بھی تشریف لائے۔ تنظیم اسلامی پشاور کے امیر ڈاکٹر اقبال صافی نے بھی آخری پروگرام میں شرکت کی۔ گفتگو کا عنوان "اسلامی انقلاب کیا ' کیوں اور کیسے؟" تھا۔ موصوف نے خطاب اور سوال و جواب کی نشست کے ذریعے "اسلام کے نفاذ کا طریقہ کار" واضح کیا۔ انہوں نے منہاجِ محمدی کانفرنسوں کا بھی حوالہ دیا اور اتمامِ حجت کے لئے تنظیم اسلامی کی طرف سے اب تک کی جانے والی کوششوں کا جائزہ لیا۔ پروگرام کے شرکاء میں تعارف تنظیم نامی چار ورقہ تقسیم کیا گیا۔ تعارفی فارم پر ۲۱ افراد نے اپنے نام و پتے دیئے۔ روزانہ اوسطاً ۵۵ تا ۶۰ افراد نے پروگرام میں شرکت کی۔ (رپورٹ : گل حمید خان)

لاہور جنوبی کا تنظیمی پروگرام

تنظیم اسلامی لاہور جنوبی میں رفقاء کو فعال بنانے اور دعوت کے کام کو آگے بڑھانے کے لئے اسے تین ذیلی زونز میں تقسیم کیا گیا ہے۔ علامہ اقبال ٹاؤن ' اعوان ٹاؤن اور ملتان روڈ کی آبادی کو ملا کر زون (۳) تشکیل دیا گیا ہے۔ اس زون کا دفتر کوٹھی نمبر ۳۲۱ مہران بلاک علامہ اقبال ٹاؤن میں قائم ہے۔ اسی جگہ ۲۷/ اپریل کو رفقاء کا تربیتی و مشاورتی پروگرام ہوا۔ میٹنگ کا آغاز درس قرآن سے ہوا۔ درس کی سعادت چوہدری محمد افضل نقیب اسرہ ملتان روڈ کے حصہ میں آئی۔ بعد ازاں سید فاروق احمد نے درس حدیث دیا جس میں بیعت مسنونہ اور نظم جماعت کے تقاضوں کو واضح کیا گیا۔

زون ③ کے نقیب اعلیٰ فیاض اختر میاں نے اجلاس کی غرض و غایت بیان کی اور رفقاء سے تنظیم کی دعوت کو پھیلانے اور متحرک ہونے کی دردمندانہ اپیل کی۔ آخر میں صدر مجلس پروفیسر فیاض حکیم لاہور جنوبی کے امیر نے صدارتی خطبہ دیا اور دفتر کے تعارف کے سلسلے میں رفقاء سے تجاویز مانگیں۔ طے پایا کہ آئندہ ہفت روزہ تفہیم دین

ہفت روزہ ندائے خلافت لاہور
سی پی ایل نمبر: 127
جلد 8 شمارہ 20
سالانہ زرِ تعاون ۔ /175 روپے

پبلشر: محمد سعید اسعد طابع: رشید احمد چوہدری
مطبع: مکتبہ جدید پریس [illegible]
مقام اشاعت: 36۔ کے ماڈل ٹاؤن لاہور
فون: 5869501-03

[illegible]
○ مرزا ایوب بیگ ○ [illegible]
○ سردار اعوان ○ [illegible]
نگران طباعت: [illegible]

کورس کا آغاز کیا جائے گا۔ پروگرام میں ناظم تنظیم اسلامی لاہور جنوبی جناب غازی وقاص کے علاوہ دس رفقاء نے بھی شرکت کی۔ (رپورٹ: انجینئر محمد افضل)

تنظیم اسلامی کراچی ضلع وسطی کی تنظیموں کا ایک روزہ پروگرام

ایک روزہ پرگرام کا آغاز ناظم آباد کی مسجد عثمان میں ۸ مئی سوا دس بجے شب بروز ہفتہ راقم کی گفتگو سے ہوا۔ اصحاب رسول رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کی باہمی محبت اور کفار کے ساتھ سختی کے موضوع پر گفتگو کرتے ہوئے راقم نے کہا کہ موجودہ احیائی تحریکوں کے قائدین اور ان کے کارکنان کے درمیان بھی یہی کیفیت ہونی چاہئے۔ سورۂ آل عمران کی آیت نمبر ۱۰۳ پر غور کیا جائے تو پتہ چلتا ہے کہ اگر قرآن کریم سے مضبوط تعلق قائم کیا جائے تو باہمی تفرقوں کا خاتمہ ہو جاتا ہے اور دلوں میں محبت پیدا ہو جاتی ہے۔ لہٰذا ہمیں قرآن کی تلاوت' اور اس پر غور و فکر کو روزانہ کا معمول بنالینا چاہئے۔

اگلے روز ساڑھے تین بجے انفرادی نوافل کے لئے رفقاء کو جگایا گیا۔ رفقاء نماز تہجد اور قرآن کریم کی تلاوت میں معروف ہو گئے۔ وقفہ کے بعد رونی جلیس صاحب نے نظام العمل میں درج رفقاء کے فرائض کی تذکیر کروائی۔ بعد نماز فجر جناب عبدالمقتدر نے درس قرآن دیا۔ بعد ازاں منہج انقلاب نبوی ؐ کے پہلے باب پر مذاکرہ ہوا۔ اس مذاکرہ کے دوران تین وفود کی تشکیل کی گئی۔ رونی جلیس صاحب نے تنظیم وسطی نمبر ا کے غیر حاضر رفقاء سے ملاقات کی۔ محمد عمران خان اور زاہد احمد نے تنظیم وسطی نمبر ۲ کے غیر حاضر رفقاء اور عبدالمقتدر اور راقم نے تنظیم وسطی نمبر ۳ کے غیر حاضر رفقاء سے ملاقات کی۔ اس کوشش کے نتیجے میں پانچ رفقاء دوپہر تک پروگرام میں پہنچ گئے۔ وقفہ کے بعد نماز عصر تک رفقاء نے گروپس میں تیسویں پارے کی آخری دس آیات کی تذکیر حاصل کی۔ بعد نماز عصر جلال الدین اکبر نے سورۃ الحشر کے آخری رکوع پر درس دیا۔ درس قرآن کے بعد ایک روزہ پروگرام اپنے اختتام کو پہنچا۔

(رپورٹ: محمد سمیع)

تنظیم اسلامی کراچی ضلع جنوبی کا ایک روزہ پروگرام

تنظیم اسلامی کراچی ضلع جنوبی کا پروگرام ۱۵/ مئی کو نمازِ مغرب سے شروع ہوا جس میں تنظیم اسلامی شرقی نمبر ۳ بھی شامل تھی۔ دوسرے دن فجر کے بعد محترم حافظ عاکف سعید نے سورۂ قیامہ کا درس دیا۔ درس کے بعد حالات حاضرہ پر مختلف رفقاء نے تبصرہ کیا۔ سپریم کورٹ کا وہ فیصلہ بھی زیر بحث رہا' جس میں مسلم لیگ کے زعماء کو توہین عدالت کے سلسلہ میں ناکافی شہادت کی بنا پر بری کر دیا گیا۔ ۹ بجے امیر محترم کا خطاب "دعوت دین اور اس کا طریقہ کار" بذریعہ ویڈیو دکھایا گیا۔ ایک بجے تک مطالعہ لٹریچر ہوا۔ ۳ بجے سہ پہر سیرت صحابہ ؓ کا مطالعہ ہوا۔ ساڑھے تین بجے مشق درس قرآن میں جناب عزیز الحق' جناب عامر رشید اور جناب کفیل الرحمٰن نے حصہ لیا۔ بعد ازاں محترم شمیم احمد نے باطنی بیماریوں کے سلسلہ میں غیبت کے بارے میں گفتگو کی۔ آخر میں امیر تنظیم نے رفقاء کو ان کی ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلائی۔ (رپورٹ: سعید الرحمٰن)

اسرہ بھکی والا کا قرآنی پروگرام

تنظیم اسلامی ضلع بہاولنگر کے تحت قائم اسرہ بھکی والا کے زیر اہتمام دس روزہ تعارف قرآن پروگرام منعقد ہوا۔ جس میں ویڈیو کیسٹ کے ذریعے امیر محترم کے "عظمت قرآن' راہِ نجات' حقیقت نفاق' حقیقت اقسام شرک' اقامت دین اور اس کا طریقہ کار اور تنظیم اسلامی کی دعوت" پر مشتمل خطابات دکھائے گئے۔ تشہیر کے لئے پورے شہر میں اہم مقامات اور مساجد میں اشتہار لگائے اور بینر آویزاں کئے گئے۔ یہ پروگرام کامیابی کے ساتھ شہر کے تجارتی مرکز غلہ منڈی میں تکمیل پذیر ہوا۔ (شکیل اختر)

ہم بھی منہ میں زبان رکھتے ہیں

نعیم اختر عدنان

☆ حکومت غربت' مہنگائی اور بے روزگاری پر جلد قابو پالے گی۔ (شہباز شریف)
○ عوام وزیر اعلیٰ کی "جلدی" پر یہ بھی کہہ سکتے ہیں "خاک ہو جائیں ہم تم کو خبر ہونے تک"۔
☆ بھارت ہائیڈ روجن بم کی تیاریوں میں مصروف ہے۔ (امریکی رپورٹ)
○ پاکستان بھی ان تیاریوں سے غافل نہیں ہے!
☆ پاکستان جانے کا کوئی ارادہ نہیں۔ (بے نظیر بھٹو)
○ عافیت کا راستہ یہی ہے۔
☆ نجم سیٹھی کے بعد عاصمہ جہانگیر کے خلاف تحقیقاتی رپورٹ تیار ہو گئی۔ (ایک خبر)
○ گویا "انسانی حقوق" کی خاتون رہنما پر جلد بُرے دن آنے والے ہیں۔
☆ پنجاب کے تعلیمی اداروں کو آئی ایم ایف کے حوالے کیا جا رہا ہے (پنجاب ٹیچرز یونین)
○ ایک تعلیمی ادارہ پر ہی کیا موقوف' حکمرانوں کی بھرپور کوششوں سے پورا ملک ہی آئی ایم ایف کے "حوالے" ہے۔
☆ ڈیوٹی کا وقت آٹھ گھنٹے مقرر کیا جائے۔ (ٹریفک پولیس کے اہلکاروں کا آئی جی سے مطالبہ)
○ یہ ایک جائز مطالبہ ہے جسے پورا نہ کرنا نا انصافی ہو گی!
☆ بھٹو کی بیٹی نہ رہی تو ملک ٹوٹ جائے گا۔ (پیپلز پارٹی پنجاب کے سیکرٹری جنرل کا دعویٰ)
○ حالانکہ اس سے قبل بھٹو کے ہوتے ہوئے بھی ملک دولخت ہو گیا تھا۔
☆ مارک اپ اسلامی نظام کے خلاف سازش ہے۔ (شریعت اپیلٹ بنچ)
○ اس سازش کا خاتمہ نہ جانے کب ہو گا؟
☆ لنچ سے پہلے ہی حکومت کی گیارہ وکٹیں گرا دیں گے۔ (غلام مصطفیٰ کھر)
○ کھر صاحب! ایسا تو "ایمپائر" کی اشیرباد ہی سے ممکن ہے۔
☆ پروفیسر طاہر القادری نے بے روزگاروں کی فوج بنانے کا اعلان کر دیا۔ (ایک خبر)
○ بے روزگاروں کی اس فوج کا سربراہ بھی کوئی بے روزگار ہی ہونا چاہئے۔
☆ پاکستان آئی ایم ایف سے نجات حاصل کرے۔ (فلپائنی سفیر)
○ مشورہ خلوص پر مبنی ہے مگر اسے سنے گا کون؟